بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکری فرقہ

تعارف اور علمی محاسبہ

ازافادات

متکلم اسلام سفیر احناف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

رابطہ: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

فون نمبرز: 048-3881487, 0346-7357394, 0332-6311808

, markazhanfi@gmail.comwww.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول؛تعارف بانی ذکری فرقہ

مکران وبلوچستان کے تمام بلوچ باشندے، خواہ مسلمان ہوں یا ذکری اس بات پر متفق ہیں کہ ذکری مذہب کا بانی شیخ الضلالہ ملا محمد اٹکی ہے ازروئے ذکری تحریرات اس کا"ظہور" 977ھ بمطابق 1569ء میں ہوا تھا، ذکریوں کے قدیم مذہبی رہنما شے محمد قصر قندی لکھتا ہے:

چوں بشد از سال احمد نہ صد وہفتا دو ہفت
ذات پاک او قدم مبنہا دور ہندوستان
از وفات مصطفٰی چون یوم الف آمد تمام
نور بر بالائے نور شد بلا ریب و گمان
چون ہزار بست نہ سال از پس احمد رسید
آن گہر پنہان بشد در گائہائے لا مکان

یعنی جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کو نو سو ستہتر سال ہوئے تو ہندوستان میں محمد مہدی کا ظہور ہوا اور وہ 1000ھ یا 1029ء1619ء میں روپوش ہو گیا اس کی تائید میں ایک جھوٹی حدیث بھی گھڑ لی گئی ہے۔

چنانچہ شے محمد قصر قندی لکھتا ہے:

قال ابوبکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسئلتی منك ان متی کان الخروج المھدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد جاء بعد مماتی من بلاد ھند فی سنة سبع وسبعین وتسع و مائة اسمه کاسمی واسم ابوہ کاسم ابی۔

ترجمہ: گفت ابو بکر یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکنم از تو کہ کے باشد بزون آمدن مہدی گفت پیغمبر خدا کہ درود بر و سلامتی بہشت پس تحقیق بیاید پس مرگ من از شہر ہندوستان در سال بگر دد ہفت وہفتا دو نہ نام او ہمچوں نام من باشد ونام مادر و پدر او ہمچوں نام مادر وپدر من باشد۔

(قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی ص130)

(یہ تحریر 1016ھ کی ہے) یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں وہ یہ کہ مہدی کا ظہور کب ہو گا تو پیغمبر خدا نے اس پر درود و سلامتی بہشت کی ہو فرمایا بے شک میری وفات کے بعد 977ھ میں مہدی ہندوستان سے آئے گا وہ میرا ہم نام ہو گا ان کے والدین کے نام میرے والدین کے جیسے ہوں گے۔

غرض اس قسم کی اور بھی روایتیں ہیں مگر طوالت کے خوف سے ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ملا محمد اتکی (اٹکی) کا ظہور ازروئے ذکری تحریرات 977ھ بمطابق 1569ء میں ہوا تھا۔

سفر نامہ مہدی جس کا ذکری رہنما ملا مزار عومرانی نے اردو میں ترجمہ کیا ہے اس میں ملا محمد اٹکی کہتا ہے:

سب سے پہلے میرا ظہور ہند اتک (اٹک) میں ہوا پھر میں نے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ کیا۔ شہر اتک (اٹک) سے کشمیر دہلی ملتان سندھ دیول بندر سے گوادر اور مسقط کا سفر کیا۔ (حقیقت نور پاک وسفر نامہ مہدی ص7 از شیخ عزیز لارسی)

اسی طرح شے محمد قصر قندی نے اپنی کتاب میں دو جگہ محمد مہدی عتقی (اٹکی) لکھا ہے۔

(قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی ص143و144، نیز قلمی نسخہ ملا نور الدین بن ملا کمالان پنجگوری حصہ مہدی نامہ ص37)

واقعہ ملا محمد اٹکی

ملا محمد اٹکی کا واقعہ قاضی القضاۃ قلات حضرت مولانا قاضی عبد الصمد صاحب سربازی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد موسی صاحب دشتی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد حیات صاحب، اور دیگر علماء وادباء نے لکھا ہے اور ہر ایک نے اپنی تحقیق کے مطابق لکھا ہے جسے ہم یہاں پر مختصرا بیان کرتے ہیں۔

اس بے سروپا مذہب کا بانی شیخ الضلالۃ ملا محمد اٹکی ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ اٹک پنجاب کا رہنے والا تھا۔ زمانہ ماضیہ ذکریوں ایک مشہور ہے۔

یا حبیب احدی نور چراغ ہمگی

طوطی عرش بقاء مہدی پاک اٹکی

میں جہاں گردی کرتا ہوا سرزمین کیچ میں جانکلا اور اس علاقہ کے باشندوں کی جہالت سے ناجائز فائدہ اٹھانے لگا حتی کہ مہدویت کا دعوی دار ہو کر اپنے آپ کو مہدی موعود اور نبی مشہور کرنے لگا اس کی جادو بھری تقریروں سے وقت کے سردار فریفتہ ہو گئے مختصر مدت میں اس نے عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کی رفتہ رفتہ اس نے ایک کتاب لکھی خفیہ طور پر جا کر تربت کے قریب ایک جنگلی درخت کے شگاف میں رکھدی جسے بلوچی اور فارسی میں کہور یا کہیر کہتے ہیں اور ادھر مشہور کر دیا کہ رات اللہ تعالی نے تمہاری ہدایت ورہبری کے لیے مجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے چنانچہ مریدوں کی معیت میں جا کر وہ کتاب لے آیا مریدوں نے اس کتاب کو بوسہ دیا سر اور آنکھوں پر رکھا حضرت قاضی عبد الصمد صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ وہ کتاب نظم میں تھی جو اب نایاب ہے۔

غرض کہ اپنی خود نوشت کتاب لا کر اس کے مطابق لوگوں کو تعلیم دیتا اور احکام بتاتا اس کا دعوی تھا کہ شرع محمدی کو امام مہدی نے منسوخ کر دیا ہے اس کی فرضیت کا اعتقاد کفر ہے اب محمد مہدی کی شریعت جاری ہو گئی ہے تم اسی کے امتی ہو اب نماز روزہ حج بیت اللہ اور قبلہ کی کوئی حیثیت نہیں (اور سب منسوخ ہو گئے)

از روئے تحقیق حضرت مولانا محمد حیات صاحب رحمہ اللہ ملا محمد اٹکی پہلے سرباز گیا تھا وہاں پر فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ کے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے اپنے آپ کو سید ظاہر کرتے تھے ان سے ملا محمد موصوف نے گفت وشنید کی، دونوں میں عقیدہ مہدی باطن پرستی فلسفہ وحدۃ الوجود بطور اقدار مشترکہ موجود تھے دونوں کے خیالات کے ملاپ سے ایک تیسرے فرقہ ذکری نے جنم لیا اس کے بعد ملا محمد موصوف بغرض تبلیغ کیچ پہنچا۔ یہاں پر انہی عقائد کا پرچار کیا اور اپنے آپ کو نبی صاحب کتاب مشہور کیا اور اپنی اس خود نوشت کتاب کو ظاہر کیا اور اس کا نام برہان یا برہان التاویل رکھا جسے ایک روایت کے مطابق کنز الاسرار بھی کہتے ہیں مگر اس وقت یہ کتاب ناپید ہے شاید کسی ذکری ملائی کے پاس موجود ہو۔

غرض تربت مکران اس فرقہ کا مرکز قرار پایا نیز یہاں تربت میں ملا مراد نامی بااثر آدمی اس کے حلقہ ارادت میں آگیا اور اس نے اس کو اپنا خلیفہ بنا دیا کوہ مراد اسی ملا مراد خلیفہ کی طرف منسوب ہے پھر متبرک مقامات کا تعین شروع ہو گیا بر کہور (جنگلی درخت) جہاں پر ان کی مذہبی کتاب برہان نازل ہوئی مہبط الہام قرار پایا یہ ایک درخت ہے جو تربت بازار سے مغرب کی جانب ہے حج کے لیے کوہ مراد (مرادیں برلانے والا پہاڑ) کو مقرر کیا گیا جو تربت سے جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے پسنی بندر جاتے ہوئے لب سڑک واقع ہے عرفات کے لیے گل ءِ ڈن کو تجویز کیا گیا جو تربت سے جنوبا ایک میدان ہے زم زم کی جگہ کاریز ہزئی نے لے لی جو تربت کی ایک کاریز تھی اور اب خشک ہو گئی ہے کوہ امام غار حرا بنا یہ کوہ مراد کے مغربی جانب ایک دوسری پہاڑی ہے ذکری لوگ اس کے دو معجزات بھی بیان کرتے ہیں ایک دودھ کا دوسرا پانی کا عصا مار کر اس نے زمین سے نکالے تھے۔ ملا محمد اٹکی نے جب اپنے مروجہ مذہب پر لوگوں کو مضبوط و مستحکم پایا تو خفیہ طور پر وہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ایک رات اپنی نشست گاہ (بیٹھک) میں چادر دفن کر کے اس کا ایک گوشہ ظاہر کر کے وہاں سے فرار ہو گیا صبح کو مریدوں نے آکر دیکھا تو اپنے مہدی کو غائب پایا

اس کے غائب ہونے پر مریدوں نے افسوس کیا اور رونا پیٹنا شروع کیا اور چادر کا ایک گوشہ باہر باقی زمین میں دفن ہونے پر انہوں نے از خود یہ رائے قائم کرلی کہ ان کا پیغمبر محمد مہدی زیر زمین چلا گیا ہے اور زمین میں غوطہ مارنے کے بعد سیدھا آسمانوں میں خدا کے پاس چلا گیا ہے۔انہوں نے یہ اعتقاد رکھ لیا کہ نورے بود بعالم بالا رفت یعنی مہدی ایک نور تھا اور آسمانوں میں چلا گیا۔

قاضی القضاۃ قلات حضرت مولانا قاضی عبدالصمد صاحب سربازی رحمہ اللہ نے اس مقام پر کیا خوب فرمایا ہے لکھتے ہیں:

اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ ہمارا مہدی اس کے بعد زمین کے اندر چلا گیا اور اس کے پیرو اپنے ہادی کے زمین میں دھنس جانے پر فخر و ناز کرتے ہیں مگر نہیں جانتے ہیں کہ زمین میں قارون صفت کا دھنس جانا قہر الٰہی کا باعث ہے مگر افسوس کہ یہ لوگ ضلالت و گمراہی کے بدترین نمونے پر شکار ہو کر جس مصنوعی مہدی کو اپنا پیغمبر تسلیم کرتے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارا مہدی بنی نوع انسان سے نہ تھا بلکہ مجسم طور پر نوری تھا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ماں باپ نہ تھا زمین میں چلے جانے کے باوجود عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ اب تک زندہ و حیات ہے عرش پر خداوند تعالیٰ کے سامنے کرسی بچھائے بیٹھا ہوا ہے ہماری وکالت و نگرانی کرتے ہوئے ہمیں دوزخ میں لے جانے نہیں دیتا۔

افسوس صد افسوس غفلت و ضلالت کا پردہ اس قدر ان کی عقل کے پردوں پر پڑا ہوا ہے کہ اس قدر بھی نہین سوچ سکتے کہ جو راستہ اس کو نصیب ہوا ہے وہی تو قارون کا راستہ ہے جس کی منتہا سوائے جہنم کے اور کچھ نہیں۔

(ترجمان بلوچ 15 نومبر 1936ء تبر اسلام بر کہور ذگریان ص۔۔۔۔۔۔ ارمغان ذگریان ص 3 عمدۃ الوسائل از مولوی محمد موسی مطبوعہ۔۔۔۔۔ 1345ھ مقالہ ص 3 حضرت مولانا محمد حیات صاحب وغیرہم)

باب دوم؛عقیدہ توحید اور ذکریت

اسلام کی مظبوط عمارت عقیدہ توحید پر قائم ہے لیکن ذکری حضرات نے اس کی پرواہ کئے بغیر اپنے ہادی اور رہنما کے بارے میں یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ وہ نور من نور اللہ ہے اس نظریے کی وضاحت اکثر ذکری رہنماؤں نے اپنی تحریرات میں بھی کی ہے یہاں ان تحریرات میں سے صرف مطبوعہ کتب کے کچھ حوالہ جات درج کیے جارہے ہیں۔

نمبر 1: شیخ عبدالقادر ممبر سپریم کونسل آف ذکری کمیونٹی سید نصیر احمد کی کتاب تفسیر ذکر وحدت کے ابتدائیہ میں اس کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے عنوان تحقیقی نقطہ نظر کے ص 2 میں اپنے مہدی ورہنما ملا محمد کے بارے میں لکھتا ہے:

مثال کے طور پر اس کتاب میں قران شریف کی سات سو سے زیادہ آیات کا بمع ترجمہ حوالہ دیا گیا ہے، اسی طرح احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی بکثرت حوالہ دیا گیا ہے اس امر کی بین دلیل ہے کہ ہمارے مکتبہ فکر کے علماء ومشائخ کے نزدیک حضرت نور پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی اعلی مقام و رتبہ جو گیر متزلزل بنیادی عقیدہ میں ہے۔

نمبر 2: آل ذکری انجمن پاکستان کی طرف سے شائع کردہ سالانہ سوینیر 2004ء کے شمارہ میں آل ذکری انجمن کا صدر فضل ساجدی عنوان آج کی پکار کے تحت لکھتا ہے:

میں نے بحیثیت صدر انجمن بہت سارے در کھٹکھٹائے لیکن نہ تو کوئی رہبر نظر آیا نہ ہی رہنما ہمارے مخیر حضرات جن کو اللہ نے اپنے نور کے صدقے لاکھوں کروڑوں سے نوازا ہے وہ اس کو اپنی عقل وقسمت کا انعام سمجھتے ہیں۔ (سوینیر 2004ء ص دال)

نمبر 3: سوینیر 2004ء میں ذکری حضرات کے مہدی ملا محمد کے خاص یار میر عبداللہ جنگی کا مضمون شرک شائع ہوا ہے جس کا اردو ترجمہ محمد اسحاق درازئی نے کیا اس میں میر عبداللہ جنگی اپنے مہدی ملا محمد کے متعلق لکھتا ہے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ایک ہزار سال بعد حق تعالیٰ نے داعیا الی اللہ کی (کے۔ناقل) نور کا ظہور کیا جو اللہ کے بڑے بزرگ تھے۔ (سوینیر 2004ء ص 27)

نمبر4: ملا مزار عومرانی کی کتاب تفسیر ذکر اللہ کے تعارف میں درازئی عنوان احوال واقعی کے تحت لکھتا ہے:

اس خلا کو جناب مزار عومرانی نے اپنی کتاب تفسیر ذکر اللہ کے ذریعے محنت شاقہ کے بعد بفضلہ تعالیٰ و برکت نور پاک علیہ الصلوۃ والسلام بڑی حد تک پر کیا ہے۔ (تفسیر ذکر اللہ ص6 شائع کردہ آل ذکری انجمن کراچی)

یہاں درازئی نے بھی اپنے مہدی کو نور ہی ٹھہرایا ہے

نمبر5: ملا مزار عومرانی اپنے مہدی کو نور من نور اللہ ٹھہراتے ہوئے لکھتا ہے:

الصلوۃ والسلام علی نور محمد ھادی المھدی لولاك لما خلقت الافلاك نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشاء

(تفسیر ذکر اللہ ص8)

اسی کتاب میں مزید لکھتا ہے:

یہی وجہ ہے کہ ہمیں حضرت نور پاک محمد مہدی علیہ الصلوۃ والسلام نے ذکر اختیار کرنے کا حکم فرمایا جو کہ راہ حق ہے۔

(تفسیر ذکر اللہ ص40)

نمبر9: شیخ درافشاں کے طبع شدہ قلمی نسخہ درو جود میں اس کا درج ذیل شعر بھی مذکور ہے۔

محمد ہادی الصدق الیقین است

محمد مہدی نور مبین است

(انتخاب از قلمی نسخہ درو جود ص20)

نمبر10: قاضی ابراہیم پنجگوری ذکریوں کا مشہور پیشوا ہو گزرا ہے اس کا ذکری مذہب میں شامل ہونا ذکری حضرات ایک معجزہ سمجھتے ہیں عبد الغنی بلوچ نے سوینیر 2002ء کے ص9 تا ص14 میں اس کا تعارف تفصیل سے کروایا ہے اور اس کو اپنے مشائخ کی فہرست میں داخل کیا ہے اس نے ایک منظوم کلام در صدف کے نام سے لکھا تھا جس کا اردو ترجمہ کے ایم عمرانی بلوچ نے کیا ہے اور اس در صدف کو ملا بہرام نے کے ایم عمرانی بلوچ کی کتاب نور ہدایت کے ساتھ ملا کر کتابی صورت میں شائع کیا ہے چونکہ در صدف بھی ذکریوں کی معتبر ترین کتاب ہے اس لیے اس سے بھی کچھ اقتباسات نقل کر رہا ہوں چنانچہ ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کی شان میں کہتا ہے:

نزول وی از شرفہ عرش بین

ازان اول است مہدی آفرین

ترجمہ: ان کا نزول عرش بریں سے دیکھو اسی وجہ سے نور اولین و اخرین ہیں۔

(نور ہدایت مع در صدف مترجم ص79 از کے ایم عمرانی بلوچ)

ملا ابراہیم پنجگوری لکھتا ہے:

بسر عرش اعظم زتو نام یافت

ازان عرش و کرسی زنورت بتافت

زکتم عدم نقطہ زان چکید

زنور تو آمد دو عالم پدید

ترجمہ: عرش اعظم تیری برکت سے شرفدار ہے اس لیے کہ عرش و کرسی تیرے نور سے روشن ہے کتم عدم سے ایک نقطہ ٹپکا اور تیرے نور سے دو عالم وجود میں آئے۔ (نور ہدایت مع در صدف مترجم ص82)

نبودی اگر نور تو در ظہور
نشہ خلق ہو دو دراز خود نور
فرشتہ کنند فوق عرشی صدا
نور اشنا سید ذات خدا

ترجمہ: اگر تیرا نور ظاہر نہ ہوتا تو یہ مخلوق اور ہر دو عالم روشن نہ ہوتے عرش پر فرشتے پکار اٹھتے ہیں کہ نور کو پہچان لو کہ ذات نور الٰہی سے ہیں۔

(نور ہدایت مع در صدف مترجم ص86)

ذکری مہدی پر برہان کا نزول:

جب ذکری مہدی ملا محمد کو ذکریوں نے نبی اور رسول تسلیم کر لیا تو اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ اس پر وحی کے نزول کا عقیدہ بھی رکھا جائے تو اس بات سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا بلکہ یہ نظریہ قائم کر لیا کہ قرآن کریم کے کل چالیس پارے تھے جن میں سے دس پارے ذکری مہدی نے اپنی امت کے لیے منتخب کر لیے جن کو برہان یا کنز الاسرار کہا جاتا ہے اور باقی تیس پارے مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیے اس سلسلے میں ذکری مہدی کے صحابی خاص ملا عزیز لاری کی تالیف سفر نامہ مہدی سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو جس کا اردو ترجمہ ملا مزار عومرانی نے کیا ہے ملا عزیز لاری اپنے مہدی کی زبانی نقل کرتا ہے:

فرقان حمید (قرآن کریم۔۔۔ناقل) چالیس جزء پر مشتمل تھا اللہ تعالی نے مجھے حکم فرمایا کہ جس قدر آپ چاہیں فرقان حمید سے لے سکتے ہیں، پس میں نے دس جزء جو کہ اسرار خداوندی تھے نکالے یہ دس اجزاء قرآن حکیم کے مغز تھے۔

من ز قرآن مغز را براشتم
استخوان پیش سگان بگذاشتم

بقایا تیس پارے اہل ظاہر کے لیے چھوڑ دیے اور وہ دس پارے خاصان خدا کے لیے جنہیں برہان کہا جاتا ہے، برہان کو کنز الاسرار بھی کہتے ہیں۔

(حقیقت نور پاک وسفر نامہ مہدی ص4و5)

ذکری کلمہ:

جب ذکریوں کا نبی اور رسول مسلمانوں سے الگ ہے تو ضروری تھا کہ ان کا کلمہ بھی مسلمانوں سے الگ ہو اس لیے انہوں نے مسلمانوں کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مقابلے میں اپنا علیحدہ کلمہ بھی گھڑ لیا ہے جس میں ملا محمد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے۔

ذکری اپنے کلمے کو مختلف الفاظ سے پڑھتے ہیں:

نمبر1: مولوی فقیر محمد ذکری نے اپنی کتاب میں درج ذیل کلمہ نقل کیا ہے:

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی سر المکنون اللہ۔ (میں ذکری ہوں ص36و37)

نمبر2: لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں بادشاہ ہے برحق ہے ظاہر ہے نور پاک نور محمد مہدی اللہ کے رسول ہیں، جو وعدہ کا سچا امانتدار ہے، یہ کلمہ اسحاق درازئی کی کتاب ذکر الٰہی میں تحریر ہے اور ترجمہ بھی اسی کا کیا ہوا ہے۔

(ذکر الٰہی ص8و9و10و11و12و13و14و16و16و17و20و23و26و28و29و30و31 مطبوعہ 1956ء)

اور یہی کلمہ جی ایس بجارانی کی کتاب نور تجلی میں درج ہے۔

(نور تجلی ص21و107و110و111و112و113و114و115و116و118 البتہ پاک کو فاک لکھا ہے)

نمبر3: نور تجلی ص117 میں ذکری کلمہ اس طرح درج ہے

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین

نمبر4: لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین

یہ کلمہ ذکر وحدت اور تفسیر ذکر وحدت میں مذکور ہے۔

ذکر وحدت مطبوعہ 1976ء ص16و17و18و19و21و23و24و25و26و30 (تفسیر ذکر وحدت مطبوعہ 2003ء ص28و30 و31و32و33و35و57و83 360 385و460و534 547 548 550 تفسیر ذکر وحدت میں اس کلمہ کو کلمہ طیب کہا گیا ہے)

نمبر5: لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی مراد اللہ

یہ کلمہ ذکری کتاب ذکر الٰہی کے ص40 پر مرقوم ہے۔

نمبر6: لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی مراد اللہ

یہ کلمہ ذکری کتاب ذکر وحدت کے ص30 پر مذکور ہے۔

ذکری رہنماؤں نے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مقابلے میں اپنا کلمہ تو گھڑ لیا ہے لیکن یہ حضرات کسی ایک کلمہ پر متفق نہیں ہوسکے حتی کہ ان کی بعض کتب میں ایک کتاب کے اندر ہی کلمہ میں اختلاف پایا جاتا ہے اور قرآن کریم میں ارشاد ہے لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا تو یہ اختلاف من عند غیر اللہ ہونے پر واضح دلیل ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ ذکر وحدت کے ص30 پر کتاب میں ذکری ہوں کے ص36و37 پر اور کتاب ذکر الٰہی کے ص40 پر موجود ذکری کلمہ کو درج ذیل کلموں کے بعد لکھا گیا ہے۔

لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ، لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ، لا الہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ، لا الہ الا للہ اسمٰعیل ذبیح اللہ، لا الہ الا اللہ موسی کلیم اللہ، لا الہ الا اللہ داود خلیفۃ اللہ، لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ ذکری حضرات کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت انبیاءِ سابقین کی سی ہے، کہ جس طرح ان کے نبی ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے جس طرح انبیاء سابقین کا زمانہ نبوت گذر چکا ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نبوت بھی گذر چکا ہے اب ذکری مہدی ملا محمد کی نبوت کا دور دورہ ہے۔

بعض حضرات شاید یہ سمجھ رہے ہوں کہ ذکری کلمہ میں نور محمد رسول اللہ سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے لیکن ذکری حضرات نے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد ذکری کلمہ کو ذکر کرکے اس بات کی نفی کردی ہے کہ ذکری کلمہ میں محمد سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس نہیں ہے بلکہ ذکری مہدی ملا محمد مراد ہے اگر ذکری کلمہ میں موجود لفظ محمد سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہوتی تو کلمہ اسلام کے بد ذکری کلمہ کے لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی جاتی۔

ذکریت ایک مستقل دین:

جب ذکری حضرات کا نبی مسلمانوں سے علیحدہ ہے اور ان کا کلمہ بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہے تو ضروری تھا کہ ذکری مہدی کی تعلیمات بھی ایک علیحدہ مذہب اور دین قرار پاتیں اس وجہ سے ذکری رہنما اپنی تحریرات میں اپنے مہدی کی تعلیمات کے لیے دین اور مذہب کا لفظ بکثرت استعمال کرتے ہیں اس سلسلے میں کچھ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

نمبر1: ذکری رہنما اسحاق درازئی اپنے خود ساختہ ذکری کی نیت کے ضمن میں اپنے مہدی ملا محمد کی تعلیمات کو دین قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:
نیت کرتا ہوں ذکر چار تسبیح وقت بنام اللہ تعالی یاد کرتا ہوں پاک پروردگار کو یقین سے پہچانتا ہوں محمد مہدی کے دین کو سر آنکھوں سے عہد کرتا ہوں دل سے اور اقرار کرتا ہوں زبان سے۔(ذکر الہی ص7و8)

نمبر2: ذکری مہدی ملا محمد کا صحابی خاص شیخ عزیز لاری لکھتا ہے:
جو شخص حضرت نور دوجہاں داعی پاک محمد مہدی کے دین کو دوست رکھے وہ دونوں جہان میں سرخرو اور سرفراز ہوگا۔(سفر نامہ مہدی ص3)

نمبر3: ذکری مہدی ملا محمد خود اپنے احکامات کو دین قرار دیتے ہو کہتا ہے:

که من بعد او قوم چون در زمان
قبولش نمائید بر عین جان
که ایمان بیاد ند خواهش چنین
گردند براسم وآئین ودین
چو بعد ازمن مهدی پاک دین
بیاد ند ایمان بامن چنین
خداوند عالم دید فروشان
که باشد در جنت جادوان

ترجمہ: جو لوگ میرے بعد اس وقت مجھ پر ایمان لائیں اور تصدیق کریں ایمان لے آئیں اور دین اور آئین کی پیروی کریں بلکہ مہدی کے بعد جو لوگ مجھ پر ایمان لائیں اور راہ حق قبول کریں خداوند عالم ان کا اجر دے گا اور ان کو ہمیشہ داخل جنت کرے گا۔

(درصدف مع نورہدایت ص148)

ذکری مہدی کے یہ الفاظ ملا ابراہیم پنجگوری نے نقل کیے ہیں۔

نمبر4: خود ملا ابراہیم پنجگوری اپنی مہدی کے بیان کردہ احکام کو دین قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

که چون بود بعد از امام مبین
بسے بود مقبول دین گزین
بر آراستہ مجلس عنبرین
بپایان نمودش دین مبین
بر ان قول حضرت اگر حق دهد
عطاء بما گرند منت نهد
قبول است دینش بمابے و غل
بضاعت ندارم زبهر عمل

ترجمہ: اس امام مبین برگزیدہ کے بعد ان کا دین مقبول وعام ہوا انہوں نے مجلس عنبرین آراستہ کئے اور ان کے احکام دین پورے کیے ان کے اقوال کے مطابق اگر خدا چاہے تو ہمیں اجر عطا فرمائیں گے ان کا دین ہمیں بلاچون وچرا قبول ہے لیکن میں سرمایہ عمل نہیں رکھتا۔

(درصدف مع نورہدایت ص148و149)

قدیم ذکری رہنماؤں کی ان تحریرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حضرات اپنے آپ کو مسلمانوں کے فرقوں میں سے کوئی فرقہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ ذکریت کو دوسرے مذاہب اور ادیان کی طرح ایک دین سمجھتے تھے یہ اور بات ہے کہ مسلمان ذکریت کو ایک دین تصور کریں یا نہ کریں کیونکہ دین کا اطلاق رسول برحق کی تعلیمات پر ہوتا ہے اور ملا محمد رسول برحق اور رسول صادق نہیں بلکہ کاذب ہے تو اس لحاظ سے ملا محمد کے پیروکاروں کا اسکی تعلیمات پر دین کا اطلاق کرنا صحیح نہیں ہے۔

لیکن آج کل کے بعض ذکری رہنما اس خوف سے کہ کہیں ہمیں بھی قادیانیوں کی طرح سرکاری سطح پر کافر قرار نہ دیدیا جائے اسلام میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہونے کے مدعی ہیں حالانکہ قدیم ذکری رہنما ذکریت کو ایک علیحدہ دین قرار دے چکے ہیں تو جب قدیم ذکری رہنما اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ سمجھتے تھے تو آج کے ذکریوں کو مسلمانوں میں گھسنے کا کیا حق ہے؟

ذکریت ایک علیحدہ امت:

جب ذکری رہنما اپنے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ملا محمد کو نبی اور رسول قرار دے چکے اور اس کی تعلیمات کو ایک علیحدہ دین ٹھہرا چکے تو ضروری تھا کہ ملا محمد کے پیروکار امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے علاوہ ایک علیحدہ امت کہلاتے تو اس بات کی وضاحت بھی ذکری رہنماؤں نے کر دی ہے اور اپنے آپ کو ایک امت قرار دے چکے ہیں۔ کچھ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(1) ملا مزار عومرانی نے اپنے مہدی کا ایک فرمان نقل کیا ہے جس میں اس نے خود اپنے پیروکاروں کو ایک امت قرار دیا ہے، چنانچہ لکھتا ہے:
نور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے۔

نشان امت من ذکر اللہ است
باید کہ ہیچ گاہ از ذکر خدا غافل نباشید

یعنی میری امت کی امتیازی نشانی ذکر خداوندی ہے مومنوں کو کسی وقت بھی ذکر خدا سے غافل نہ ہونا۔
(تفسیر ذکر اللہ س 23و24 ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

ذکری مہدی خاتم النبیین:

مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس خاتم النبیین ہے، لیکن ذکری رہنماؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ ذکری مہدی خاتم النبیین ہے، کچھ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

1: قدیم ذکری رہنما ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کو خاتم النبیین ٹھہراتے ہو لکھتا ہے:

نوک قلمت نقش زداز روزِ ازل
نام زد ختم نبیاں مہدی آخر زمان

(ثنائے مہدی ص 7)

باب سوم؛ ذکری مہدی نبی کریم علیہ السلام کے منصب پر (معاذ اللہ)

ذکری رہنماؤں نے بہت سے ان مناصب پر جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں اپنے مہدی کو لا کھڑا کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے ان دعوے داروں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مصنوعی عاشقوں کے اس ڈھول کے پول کو بھی یہاں اچھی طرح کھول دیا جائے مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس خاتم النبیین ہے لیکن ذکریوں نے اس منصب پر اپنے مہدی کو بٹھا دیا ہے جیسا کہ اس کی تفصیل میں سابقہ اوراق میں بیان کر چکا ہوں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مناصب ہیں کہ جو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں لیکن ذکری رہنماؤں نے ان کا حامل اپنے مہدی کو ٹھہرایا ہے ان میں سے کچھ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

ذکری مہدی افضل الانبیاء:

ذکری رہنماوں کے عقیدہ کے مطابق ان کا مہدی تمام مخلوق حتی کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بھی افضل ہے اور ان اک سردار ہے کچھ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

1: ذکری رہنما اسحاق درازئی اپنے مہدی کے اوصاف میں لکھتا ہے:

سیدامام الرسل ختم رفیع الاکرام نور محمد مہدی اول آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام؛

ترجمہ: اماموں کا سید ہے اور خاتم النبی ہے نور محمد مہدی اول آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام؛ (ذکر الٰہی ص39)

2: یہی عبارت جی ایس بجارانی کی کتاب نور تجلی کے ص 121 پر مرقوم ہے۔

3: ذکریوں کا فقیہ اعظم در افشاں اپنے مہدی کی شان میں کہتا ہے۔

رسول که بر جمله را سرور است
امین خدا تاج پیغمبر است
توئی جمله خاتم پیغمبراں
توئی همه تاجدار سروراں
همه انبیاء رابتو افتخار
توئی بنده خاص پروردگار

(ثنائے مہدی ص11و12نور تجلی ص68،69،71)

ترجمہ: مہدی ایسا رسول ہے جو سب کا سردار ہے خدا کا امین پیغمبر کا تاج ہے تو ہی تمام پیغمبروں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہے اور تو ہی تمام سرداروں کا تاجدار ہے تمام انبیاء کو تجھ پر فخر ہے کہ تو پروردگار کا خاص بندہ ہے۔

4: مشہور ذکری رہنما ملا عبد الکریم کہتا ہے:

مهدی که نور آخرین
کل مرسلانی سرورین
من عرض دارم ازین
یا مهدی آخر زمان

(ثنائے مہدی ص9)

ترجمہ: مہدی جو خدا کا نور ہے تمام انبیاء کا سردار ہے اے مہدی آخر زمان میری ایک عرض ہے:

5: ملا عزت اپنے مہدی کی شان میں کہتا ہے:

چشم امید از عقب دارند اہل منکران
تاجداران جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

(ثنائے مہدی ص10)

ترجمہ: منکر بھی اس کے پیچھے امید کی نظریں لگائے بیٹھے ہیں تمام بادشاہوں کا تاجدار مہدی صاحب زمان ہے۔

6: مشہور ذکری پیشوا ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کے اوصاف میں لکھتا ہے:

حبیب کہ مر خلق را رہبر است
بہر سروران مہتر و بہتر است
امام رسل پیشوای سبل
ہمہ ہمچو برگ است او ہمچو گل

ترجمہ: وہ محبوب جو خلائق کے رہبر ہیں اور تمام سروروں کے سربراہ اور بہتر ہیں پیغمبروں کے امام اور راہ راست کے پیشوا ہیں دوسرے سب پتے اور وہ پھول کی مانند ہیں۔ (درصدف مترجم مع نور ہدایت ص79، نور تجلی ص76)

ازانی تو اے محرم کبریا

ذکری مہدی شافع محشر:

ذکری رہنماوں کا عقیدہ یہ ہے کہ میدان حشر میں سب سے پہلے ان کے مہدی کی شفاعت قبول کی جائے گی حتی کہ انبیاء بھی ذکری مہدی کے پاس شفاعت کی درخواست لے کر آئیں گے ذکری مہدی کے شافع محشر ہونے پر کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1: ذکریوں کی مشہور کتاب ذکر وحدت میں درج ذیل دعا مر قوم ہے جس کو ذکری حضرات اپنے ذکر میں پڑھتے ہیں:

یارب شفاعت نور محمدی ولقائے خود مارانصیب کن

ترجمہ: یارب تو ہم کو نور محمدی شفاعت اور خود کا لقاء عطا فرما

2: ذکر رہنما ملا عزت اپنے مہدی کے اوصاف میں لکھتا ہے:

اے دل بر خیز بخوان نعت رسول انس جان
آن شافع یوم محشر ہادی سارلا جہان
از شافع المسلمین ختم جملہ مرسلین
تاجدار جملہ شاہاں مہدی صاحب زمان

(ثنائے مہدی ص9و10)

ترجمہ: اے دل بیدار ہو انسان اور جنوں کے پیغمبر کی تعریف کر وہ ہستی جو شافع روز محشر ہے دنیا کا سالار ہے مسلمانوں کی شفاعت کرنے والا ہے۔

ذکر مہدی مقام محمود پر:

مقام محمود وہ مقام ہے جو کہ اللہ تعالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حشر کے دن عطاء فرمائیں گے جس کو مقام شفاعت کبریٰ بھی کہا جاتا ہے اسی مقام اور مرتبے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم سے قران کریم کی آیت عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا میں فرمایا ہے: اسی بات کی تائید احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔

1: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاعت کے واقعہ کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

ثم تلا هذه الاية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال وهذا المقام المحمود الذى وعده نبيكم.

(بخاری ومسلم)

ترجمہ: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے شفاعت کی تفصیل بیان فرمانے کے بعد) یہ آیت پڑھی عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا (قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھے مقام محمود پر کھڑا کردے گا) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کا وعدہ خدا نے تمہارے نبی سے کیا ہے۔

2: عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قیل له ما المقام المحمود قال ذالك یوم ینزل اللہ تعالیٰ علی کرسیه فیأط کما یأط الرجل الحدید من تضایقه وهو کسعة مابین السماء والارض.....الخ

(رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مقام اس روز ملے گا جس روز خداوند تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول اجلال فرمائیں گے اور یہ کرسی اس طرح بولے گی جس طرح نئے چمڑے کی تنگ زین بولتی ہے اور کرسی کی کشادگی اتنی ہے جتنی کہ آسمان اور زمین کی درمیانی فضا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام محمود سے مراد مقام شفاعت کبریٰ ہے لیکن ذکری حضرات نے اپنے مہدی کو مقام محمود پر پہنچانے کی غرض سے اس پہاڑی کو جس میں ان کا مہدی مقیم رہا ہے مقام محمود کا نام دیدیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ مقام محمود سے مراد کوہ مراد ہے اس سلسلے میں کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1: ذکری رہنما جی ایس بجارانی کوہ مراد کو مقام محمود ٹھہراتے ہوئے لکھتا ہے:

زیارت کوہ مراد یہ مقدس جگہ مقام محمود ہے اس لیے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقام محمود کی زیارت کرنا فرض اور لازمی ہے کیونکہ مقام محمود شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے چند علما یان دین کا خیال ہے کہ مقام محمود چوتھے آسمان پر ہے یہ مقام جب کہ شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے بھلا کوئی بتائے کہ چوتھے آسمان پر کونسا انسان جاسکتا ہے؟ اس لیے ہمارے عقائد کی رو سے مقام محمود یہی ہے۔ (نور تجلی ص 41)

اس سے اگلے صفحے پر جی ایس بجارانی اپنے مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

آپ کے چہرہ انوار پر نقاب تھا جب آپ بصورت نورانی مقام محمود پر ظہور ہوئے تو اصحابان دیدار نورانی سے فیضیاب ہوجاتے حتی کہ کروبیاں بھی نازل ہوجاتے اور اصحاب کے ساتھ مقام محمود مکرمہ کے اردگرد سجدہ عبادت میں شامل ہوتے اور آپ کے دیدار انوار سے سب کی مرادیں پوری ہوجاتی تھیں یہی وجہ ہے کہ اس مقدس مقام کا نام بلفظ بلوچی کوء مراد ہوا ہے۔ (نور تجلی ص 42)

کچھ صفحات کے بعد کوہ مراد کی زیارت کے متعلق لکھتا ہے:

ذکری مکتبہ فکر مقام محمود کی زیارت کو باعث ثواب ونجات آخرت تصور کرتی ہے۔ (نور تجلی ص 48)

2: مشہور ذکری رہنما ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کی قیامگاہ کوہ مراد کو مقام محمود کا نام دیتے ہوئے لکھتا ہے:

همه روز عامان بخدمت گری
نهادند سر را به فرمان بری
به محمود مقام رفعت مهدی جناب
کشا ارزخ خود در انجاه نقاب
که او شمع پروانه جمع صحاب
زہر توئے انوار راوبہر یاب
بشد نورش از چارده ماه فزون

کہ خورشید انوار از وئے زبود
چناں چہرہ نور او بر فروخت
تو گوئی قبائی ہمہ نور سوخت
در انجائے گاہ جملہ کرو بیان
صفا صف ملائک بگرد ومیان
پس و پیش محمود مقام جملگی
نہادند سر را بدر بندگی
مراد صحابان وکدو بابیان
شدہ حاصل آن جملگی را چنان
چو ہار انہادی درو کاروان
بود سرمہ چشم بینند گان

ترجمہ: جس وقت حضور انور مقام محمود مکرمہ جانے کا عزمہ فرماتے تو منادی کرنے والا تمام اصحاب کو اطلاع پہنچاتا تھا اور سب جمع ہو کر آپ کی معیت میں جاتے تھے یعنی آپ کے چہرہ انور پر نقاب تھا جب مقام محمود تشریف لے جاتے تو اپنا نقاب چہرہ مبارک سے ہٹاتے اور اصحابان دیدار نورانی سے فیض یاب ہو جاتے تھے فرشتے اور کروبیاں بھی نازل ہو جاتے اور صحابہ کے ساتھ مقام محمود مکرمہ کے ارد گرد سجدہ عبادت میں شامل ہوتے تھے اور آپ کے دیدار انور سے سب کی مرادیں پوری ہو جاتی تھیں۔ (درصدف مع نور ہدایت ص132و133)

ذکری مہدی ساقی کوثر:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ساقی کوثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذاتِ اقدس ہے کوثر ایک حوض ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی اپنی امت کو پلائیں گے لیکن ذکری حضرات نے اس منصب پر بھی اپنے مہدی کو لا کھڑا کیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ ساقی کوثر ذکری مہدی ہے کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1: ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کو ساقی کوثر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

جنات وحور نوری وجن انس
جملہ طفیل مہدی ساقی کوثر است

ثنائے مہدی ص15

ترجمہ: جنات حور فرشتے اور تمام جن وانس مہدی کے طفیل سے ہیں جو ساقی کوثر ہے۔

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

محقر ترین خانہ ات جنت است
کہ حوض بنام تو زاں کوثر است

ترجمہ: تیرے لیے حقیر ترین گھر بہشت اور حوض کوثر تیرے نام کی برکت سے جاری ہے۔

(درصدف مع نورہدایت ص82،نور تجلی ص81)

2: مشہور ذکری رہنما شیخ درافشاں اپنے مہدی کے اوصاف میں لکھتا ہے:

بکوثر بشارت ز قرآن ترا
کلبد ہدایت بہ فرمان تیرا

(نور تجلی ص70)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکریوں کے نزدیک ساقی کوثر ان کا مہدی ہے حالانکہ یہ منصب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے انا اعطیناک الکوثر، اور احادیث سے بھی اسی بات کی تائید ہوتی ہے، کچھ احادیث ملاحظہ ہوں:

1: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلیٰ من العسل باللبن وٓانیتہ اکثر من عدد النجوم انی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یارسول اللہ اتعرفنا یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرّا محجلین من اثر الوضوء

(مشکوٰۃ ص487)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کوثر کی درازی اتنی ہے جتنا کہ مقام ایلہ وعدن کے درمیان فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہو، اور اس کے پینے کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں غیر امتوں کے لوگوں کو اپنے حوض کوثر پر آنے سے اس طرح روکوں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں کے حوض پر دوسرے اونٹوں کو آنے سے روکتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا اے اللہ کے رسول اس روز آپ ہم کو اپنی امت کو پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں تمہارے لیے ایک علامت ہو گی جو کسی امت کے لیے نہ ہو گی تم میرے پاس اس حال میں آؤ گے کہ تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے سبب سے روشن اور چمکتے ہوں گے۔

2: عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظما ابدا لیردن علی اقوام اعرفھم ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینھم فاقول انھم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی۔ (مشکوٰۃ ص487و488)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا سامان ہو گا جو شخص میرے پاس سے گذرے گا پانی پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا البتہ میرے پاس بہت سی قومیں آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچان لیں گیں، پھر میرے اور ان کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی جائے گی میں کہوں گا یہ لوگ تو میرے ہیں اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ تم کو معلوم نہیں انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں ایجاد کی ہیں (یہ سن کر) میں کہوں گا وہ لوگ دور ہوں مجھ سے دور ہوں خدا کی رحمت سے جنہوں نے میرے بعد میرے دین میں تبدیلی کی۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ساقی کوثر صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات اقدس ہے ذکری مہدی کا ساقی کوثر ہونا تو در کنار جب وہ اور اس کے پیروکار حوض کوثر پر آئیں گے تو راندہ درگاہ ہوں گے کیونکہ انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرلی ہیں، جس کا اندازہ قارئین کرام کو اس کتاب کے مطالعہ سے بخوبی ہو جائے گا۔

ذکری مہدی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل نبی:

احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے لیے اس وقت ہی نامزد ہو چکے تھے جب کہ ابھی حضرت آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے چنانچہ لکھا ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد

(مشکوٰۃ ص 513)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ نبوت کے لیے آپ کس وقت نامزد ہوئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے (آدم علیہ السلام کا صرف پتلا تیار ہوا تھا اور روح جسم میں نہ کی گئی تھی)

لیکن ذکری حضرات نے یہ منصب بھی اپنے مہدی کو دے دیا ہے کہہ دیا ہے کہ ذکری مہدی بھی نبوت کے لیے اسی وقت نامزد ہو چکا تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1: ذکریوں کا فقیہ اعظم شیخ محمد درافشاں اپنے مہدی کے اوصاف میں کہتا ہے

تو بودی پیمبر بحق الیقین
کہ آدم نہاں بود در ماء وطین

(نور تجلی ص 69)

ترجمہ: حق الیقین تم تو اس وقت پیغمبر تھے جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے

2: مشہور ذکری رہنما ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

نگین سعادت ترا در جبین
کہ کنت نبی بین از ماء وطین

ترجمہ: تو میری پیشانی پر نیک بختی کا نشان ہے کہ آپ اس وقت نبی تھے جب آدم پانی اور مٹی میں پوشیدہ تھے۔

(درصدف مترجم مع نور ہدایت ص 80)

ذکر مہدی کی وجہ سے تخلیق کائنات ہوئی:

ذکری حضرات کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر ان کا مہدی نہ ہوتا تو اللہ تعالی تمام مخلوقات اور کائنات کو پیدا نہ فرماتے کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1: جی ایس بجارانی اپنے مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

نور فاک نے دو بار ہزار برس تک عالم تجروی میں خدائے ذوالجلال والا کرام کی عبادت پھر حق تعالیٰ نی اس نور کو چار اقسام کر کے ایک قسم سے عرش کو پیدا کر کے بلند وبالا کیا اور دوسری قسم سے لوح وقلم اور تیسری قسم سے بہشت کو اور چوتھی قسم سے جملہ عالم ارواح اور ساری مخلوق اور کل کائنات کو مکمل تخلیق کیا اور انہیں چار اقسام میں دیگر چار اقسام نکال کر تین قسموں سے عقل شرم اور عشق کو پیدا کیا اور اعلان فرمایا لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ: اے میرے نورا اور میرا محبوب اگر میں تجھے پیارنہ کرتا تو میں زمین اور آسمان کو اور ساری مخلوق کو ہرگز پیدا نہ کرتا۔(نور تجلی ص 17)

2: مولوی فقیر محمد سندھی اپنی کتاب کے خطبہ میں لکھتا ہے:

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین ھو الاول والآخر نورا وعلی نور محمد مہدی ھادی صاحب لولاك لما خلقت الافلاك طیبین الطاہرین علیہ الصلوۃ والسلام ۔ (میں ذکری ہوں ص 6)

ترجمہ: تمام تعریفیں جہانوں کے پیدا کرنے والے کے لیے ہیں درود وسلام ہو رسولوں کے سردار پر وہی پہلا اور آخری نبی ہے اور اوپر نور محمد

مہدی ہادی کے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے اگر تو نہ ہوتا تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا وہ پاک بازوں میں سے ہے اس پر درود و سلام ہو۔

3: اسی سے ملتے جلتے الفاظ ذکری رہنما ملا مزار عومرانی کی کتاب تفسیر ذکر اللہ میں بھی مرقوم ہیں ملاحظہ فرمائیں:

الحمد لله رب العالمين الرحمٰن الرحيم والعاقبة للمتقين الصلوة والسلام على نور محمد هادى المهدى لولاك لما خلقت الافلاك نور على نور يهدى الله لنوره من يشاء ۰ (تفسیر ذکر اللہ ص8)

4: ذکریوں کا شیخ الاسلام شے محمد درفشاں کہتا ہے:

ہمہ ہستی وجود از تو یافت
ہمہ کالبدع وجود از تو یافت
نہ بودی اگر نور تو آشکار
عیاں کہ بودی خلق ہژدہ ہزار

(ثنائے مہدی ص11)

ترجمہ: دنیا کی ہستی تیری ہی وجہ سے ہے اور یہ تیری ہی وجہ سے وجود میں آئی ہے اگر تیرا نور ظاہر نہ ہوتا تو یہ اٹھارہ ہزار مخلوق پیدا نہ ہوتی

ایک اور مقام پر درافشاں کہتا ہے:

ثنایت زمعبود لولاک بس
زوصف نمودار افلاک بس

(نور تجلی ص70)

5: مشہور ذکری رہنما ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

اگر تو نبودی دو عالم نبود
از قفل جملہ زبہرت کشود

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے دونوں جہان نہ ہوتے اور تمہارے طفیل سے سب کے تالے کھل گئے

(درصدف مع نور ہدایت ص79)

دو عالم زنور است آدم چنان
منور ز تو بود ہر دو جہان

ترجمہ: دونوں جہاں اور آدم نور پاک کے طفیل وجود میں آئے یہ دونوں جہان تیرے نور سے روشن ہیں۔

(درصدف مع نور ہدایت ص81، نور تجلی ص78)

ترا است اعلی وعلوی صفات
کہ از تو بود جملگی کائنات

ترجمہ: تیرے صفات بہت بلند ہیں اس لیے کہ ساری کائنات تیرے سبب سے موجود ہوئی

(نور تجلی ص80)

بنام تو لولاک گفتہ خدا
وما ینطق زین ترا در ہوا

ترجمہ: تیرے نام پر خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ لولاک لماخلقت الافلاک اور تو اپنی مرضی پر کچھ نہیں بولتا

(نور تجلی ص81، در صدف مع نور ہدایت ص8)

نبودی اگر نور تو در ظہور
نشہ خلق ہر دو در از خزر نور

ترجمہ: اگر تیرا نور ظاہر نہ ہوتا تو یہ مخلوق اور ہر دو عالم روشن نہ ہوتے

(نور تجلی ص86)

باب چہارم؛ذکری مہدی تاویل قرآن

1: اسی طرح اسحاق درازئی کی کتاب ذکر الٰہی کے صفحہ 39 پر بھی ذکری مہدی کو تاویل قرآن کہا گیا ہے۔

2: کے ایم عمرانی بلوچ شیعہ کتب سے تحریف پر مبنی حوالہ جات نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:

پس ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ بعثت مہدی ضروریات دین سے ہیں اور وہ تاویل قران بھی ہیں جیسا کہ قاضی ابراہیم نے فرمایا

قرآن شکر خوانی و بش تاویل است
قبلہ قوم قرآن درن مہدی آخر زمان

(نور ہدایت ص40)

3: ذکری رہنما ملا عزت اپنے مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

حق بر او بخشد بر آن کرد تاویل قرآن
تاج دار جملہ شاہاں مہدی صاحب زمان

(ثنائے مہدی ص9)

ترجمہ: خدا کے فضل سے اس نے قرآن کی تاویل کی ہے تمام بادشاہوں کا تاجدار مہدی آخر زمان ہے۔

کچھ اشعار کے بعد مسلمانوں پر طعن کرتے ہوئے کہتا ہے:

رشتہ زنا ر اندر بر کشد زمنکران
می نماید بر خلائق کہ بود راہ چنان
بے خبر از گنج مخفی در تاویل قران
تاجدار جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

(ثنائے مہدی ص10)

4: مشہور ذکری رہنما ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

ز تاویل قران صاحب یقین نزولش بود رحمۃ للعالمین

چراغ ہمہ مہتر ہر دو کون
ز تاویل او تادا و ذات عون

ترجمہ: صاحب یقین کے لیے تاویل قرآن ہیں ان کا نزول جہانوں کے لیے رحمت ہے سب کے چراغ اور دونوں عالم میں بہترین ذات ہیں اور تاویل حقیقت ہیں۔

(در صدف مع نور ہدایت ص 101)

قران ز شکر خوان بعش تاویل است
قبلہ قوم قرآن دان مہدی آخرالزمان

(ثنائے مہدی ص 7)

ترجمہ: مہدی نے اپنے میٹھے اور پیارے لبوں سے قرآن کی تاویل کی ہے قران جاننے اور ماننے والی قوم کا قبلہ و مرکز مہدی آخر زمان ہے

5: ملا ابراہیم پنجگوری نے اپنے مہدی کا درج ذیل کلام نقل کیا ہے جس میں اس نے خود تاویل قرآن ہونے کا دعوی کیا ہے:

کہ تاویل قرآن بنام من است
زمن ختم گفتار عالم بس است
بمن راہ باریک ایزد نمود
زقفل قرآن این در بسر کشود
حکم بر رسول شد تبع قران
بمن ذمہ داری واجب بیان
نیا ید ز بعدم دگر راہ بہر
کہ تاویل ساز و قران راز بر

ترجمہ: تاویل قران میرے نام پر ہے اور دنیا سے آخری گفتار مجھ سے پوری ہوئی خدا نے یہ راہ باریک مجھے دکھایا ہے اور قرآنی تالے کو مجھ سے کھلوایا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ قران کی پیروی کریں اور بیان کرنے کی ذمہ داری مجھ پر ہے فاتبع قرآنه ثم ان علینا بیانه آپ اے رسول قران کی پیروی کریں اور اس کو بیان کرنا میرے ذمہ ہے۔ میرے بعد کوئی رہنما نہیں آئے گا جو قرآن کی تاویل حقیقت پر قادر ہو۔ (در صدف مترجم مع نور ہدایت ص 137)

کچھ اشعار کے بعد ذکری مہدی کہتا ہے:

فرستاد بر عالم انس وجان
کہ سازم ز تاویل قرآن بیان
چو این کار گشتند ہمہ الفرام
کہ تاویل کردم بہر کس کلام

ترجمہ: مجھے خدا نے دنیا انس وجن کے لیے بھیجا ہے اور قرآن کی تاویل وبیان میرے ذمہ ہے یہ کام مین نے پورا کر دیا ہے کہ قرآن کی تاویل سے میں نے دنیا کو آگاہ کر دیا ہے۔ (در صدف مترجم مع نور ہدایت ص 142)

ذکری مہدی اور ذکری رہنماؤں کی مندرجہ بالا تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک قرآن کریم کی وہی تاویل اور تشریح معتبر ہے جو کہ ذکری مہدی سے منقول ہے حالانکہ مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی وہی تاویل اور تفسیر معتبر ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کیونکہ قرآن کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور جس ذات پر کتاب اللہ نازل ہو اس کی جو تشریح

اور تاویل وہ سمجھ سکتا ہے کوئی اور نہین سمجھ سکتا ویسے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے ومایںطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے بلکہ جو ارشاد فرماتے ہیں وہ وحی الہی ہی ہوتا ہے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلے اور جو عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کر کے دکھایا وہی قرآن کی حقیقی تاویل اور تفسیر ہے جو کہ احادیث کی صورت میں کتابوں میں محفوظ ہے۔

کیا ذکری مہدی تاویل قرآن ہو سکتا ہے؟

اگر ذکری حضرات کی اس بات کو بالفرض تھوڑی دیر کے لیے تسلیم کر لیا جائے کہ قرآن کریم کی تاویل اور تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کی بلکہ بعد میں مہدی کرے گا تو میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالی کو ایسی کون سی مجبوری پیش آئی کہ جس کی وجہ سے اس نے اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تو قرآن کریم کی تاویل اور تفسیر نہیں بتائی کہ جس پر قران کریم نازل ہوا ہے بلکہ اس کے کئی سو سال بعد تک مہدی پر اس کی تاویل اوت تفسری کو موقوف کر دیا؟ اگر اس نے ذکری مہدی پر اس کی تفسیر اور تاویل کو موقوف رکھنا تھا تو قرآن کریم نازل ہی ذکری مہدی پر کر دیتا؟

ذکری مہدی دابۃ الارض

ذکری حضرات کا کہنا ہے کہ دابۃ الارض سے مراد ذکری مہدی ہے جو کہ ظاہر ہو چکا ہے ذکری رہنما ملا ابراہیم پنجگوری نے تو ذکری مہدی کے الفاظ بھی نقل کئے ہین کہ جن میں اس نے خود اپنے آپ کو دابۃ الارض ٹھہرایا ہے چنانچہ وہ اپنے مہدی کے الفاظ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

بگوئید بر اہل عالم تمام
کہ آن دابہ مہدی بود در کلام
کلامیکہ ایزد بگفت گفتش او
چو لعل گہر بار در سقتش او
مرادت ازان دابہ مہدی بود
کہ مخفی بہ سر حال مہدی بود
چرا دابہ رازمین صدائے بود
کہ مہدی بعالم ندای بود

ترجمہ: سب اہل اسلام سے کہہ دو کہ وہ دابہ مہدی علیہ السلام ہیں کلام پاک میں جو کلام خدا نے فرمایا وہی انہوں نے کیا جو لعل موتی پروکیے اس نے دابۃ الارض سے مراد مہدی علیہ السلام ہیں جنہوں نے مخفی طور پر لوگوں کی رہنمائی فرمائی کیونکہ دابہ جانور صرف آواز کرتا ہے اور مہدی دنیا میں ندائے دعوت کرے گا۔ (در صدف مترجم مع نور ہدایت ص147 از کے ایم عمرانی بلوچ)

باب پنجم؛ گستاخیاں

ذکریوں رہنماؤں نے اپنے مصنوعی عقائد کو ثابت کرتے ہوئے اللہ تعالی انبیاء کرام اور عام مسلمانوں کی توہین کرنے سے بھی گریز نہیں کیا ہے بلکہ ان لوگوں نے اپنی تحریرات میں دل کھول کر اللہ تعالی انبیاء کرام علیہم السلام اور عام مسلمانوں کی توہین کی ہے یہاں ان لوگوں کی گستاخانہ تحریرات میں سے بعض تحریرات درج کی جارہی ہیں تاکہ ان لوگوں کے ایمان کی حقیقت آپ پر مزید واضح ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ کی توہین:

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے مخلوق میں سے کسی کو اللہ کے ساتھ تشبیہ دینا یا اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ تشبیہ دینا اس کی توہین ہے لیکن ذکری حضرات نے اپنی تحریرات میں اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ سے بھی گریز نہیں کیا کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1: عبدالعزیز بلوچ نے اپنی مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

کلام ان کا خدا کا کلام ہے یارو

خدا کی گویا زباں ہیں نور محمد رسول اللہ

(سوینیئر 2004ء ص46 ناشر آل ذکری انجمن)

2: کے ایم عمرانی بلوچ نے اپنے مہدی کو توجہ اللہ (اللہ کا چہرہ) جنب اللہ (اللہ تعالیٰ کا پہلو) ید اللہ (اللہ تعالیٰ کا ہاتھ) عین اللہ (اللہ تعالیٰ کی آنکھ) نفس اللہ (اللہ تعالیٰ کی جان) روح اللہ (اللہ تعالیٰ کی روح) لسان اللہ (اللہ تعالیٰ کی زبان) جیسے القاب بھی دیدیئے ہیں لکھتا ہے:

مذکورہ القاب ہمارے ہاں بھی مشہور ہیں اس لیے میں نے یہاں درج کی ہیں حضرت نور مہدی علیہ الصلوۃ والسلام وجہ اللہ وجنب اللہ، وید اللہ، وعین اللہ، نفس اللہ، روح اللہ، ولسان اللہ، ہیں۔ (نور ہدایت ص45)

3: ذکری رہنما نصیر احمد اپنے مہدی کو مراد اللہ (اللہ تعالیٰ کی مراد) کا لقب دیتے ہوئے لکھتا ہے:

مہدی علیہ السلام داعی اللہ، خلیفۃ اللہ، اور مراد اللہ ہیں۔ (تفسیر ذکر وحدت ص62)

4: ذکری رہنما شیخ محمد نوری کتاب تفسیر ذکر وحدت کے تعارف میں عنوان ایک دیرینہ خواب کے ص3 پر اپنے مہدی کو مراد اللہ کا لقب دیتے ہوئے لکھتا ہے:

اور امامنا حضرت مہدی علیہ السلام مہدی صاحب زمان داعی اللہ، خلیفۃ اللہ، اور مراد اللہ کے القاب سے منسوب ہیں۔

5: مذکورہ حوالہ جات تو تشبیہ کے متعلق تھے اب مزید توجہ فرمائیں ذکری رہنما ملا ابرہیم پنجگوری خواہش کے فعل کو جو کہ انسان سے متعلق ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

بتو خواہش آور خدا گفت زان

کہ کردم ترا سرور سروران

ترجمہ: خدا کو تیرے لیے (ذکری مہدی کے لیے) خواہش ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ تجھے تمام سروروں کا سربراہ بناتا ہوں۔

(درصدف مع نور ہدایت ص81)

انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بلند مقام انبیاء کرام علیہم السلام کا ہی ہے ذکری رہنماؤں نے جس طرح اللہ تعالیٰ کی شان میں ہرزہ سرائی کی ہے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بھی ان لوگوں نے انتہائی نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں یہاں ان گستاخانہ تحریرات میں سے بعض کو بطور نمونہ کے درج کیا جارہا ہے۔

1: مشہور ذکری رہنما عزیز لاری اپنے مہدی کے الفاظ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میرے نور کا عکس جن اشخاص پر پڑا وہ صاحب کمال ہوگئے، پہلے چھ مرسلین جن میں اول آدم اور آخر احمد ہے۔ (سفرنامہ مہدی ص3)

مزید کہتا ہے:

تمام اولیائے کرام جو اس دنیا میں آئے سب میرے نور کے عکس سے مستفیض ہوگئے چنانچہ چار دیگر اشخاص جن کو دنیا میں بڑی سلطنتیں نصیب ہوئی ان میں دو مسلمان اور دو کافر تھے مسلمان شہنشاہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین ہیں اور کافر نمرود اور بخت نصر ہیں۔
(سفرنامہ مہدی ص3)

2: ذکری رہنما جی ایس بجارانی نے اپنے مہدی کو افضل الانبیاء ثابت کرتے ہوئے تمام انبیاء علیہم السلام کی یوں توہین کی ہے:

محمد کے معنی تعریف کیا گیا روح محمدی (مہدی) سے تمام انبیاء کرام اور اولیاء اللہ ان کے نور سے فیضیاب ہوئے اگر کسی کو روح محمدی کی تجلی سے روشنی نہ ملے وہ کبھی پیغمبر یا اولیاء نہیں ہو سکتا۔ (نور تجلی ص23)

آگے لکھتا ہے:

جب کوئی رسول دنیا میں آیا تو انہوں اس کی فیض سے روشنی حاصل کی تا کہ یہ اندھیر اگھر یعنی (یہ سرزمین دنیا) اس کے لیے اجالا رہے بمثال ایک روشن گھر کے مانند تا کہ اس میں رکھے ہوئے تمام اشیاء پہچانے جاسکیں یہ وہ روح پاک نورانی جو پروردگار کی طرف سے ہر پیغمبر اور اولیاء کو دی جاتی ہے۔ (نور تجلی ص23)

اس سے اگلے صفحہ پر جی ایس بجارانی نے اپنے مہدی کو روح نورانی ٹھہرا کر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں یوں توہین کی ہے۔

یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبری اس روح نورانی سے ہے اور خاص کہ کذالک سے ظاہر ہوا کہ تمام انبیاء کرام نے اسی طرح ایک روح نورانی سے ہدایت حاصل کی ہے اور وقتاً فوقتاً اس نور سے ہدایت ورہنمائی لیتے رہے، پھر کسی اور ہدایت مادی کے محتاج نہیں رہے اور باقی تینوں اس ہدایت روح نورانی کے تحت میں ہیں اور تمام توفیقات اور عنایات رجحان الٰہی اسی سے حاصل ہوتی ہے اور آپ ہی کی روح نورانی کو روح پاک یعنی یہ مقدس اور روح امانت دار کیا جاتا ہے۔۔۔۔ لہٰذا انبیاء کرام محتاج خارجی نہیں ہیں خدا کی طرف سے بالفطرت اس روح نورانی کے ذریعے ہدایت پاتے ہیں پس ہادی برحق وہی ہو سکتا ہے کہ جو یہ روح نورانی رکھتا ہو بلا اس کے ہرگز ہادی نہیں ہو سکتا۔ (نور تجلی ص24،25)

جی ایس بجارانی نے یہ بھی کہا ہے کہ ذکری مہدی کے بارے میں تمام انبیاء سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا اور تمام انبیاء اس پر ایمان لائے تھے لکھتا ہے:

اس روح نورانی کے بارے میں روزازل سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جملہ پیغمبروں سے عہد و میثاق لیا گیا ہے کہ ایک رسول آپ کے پیغمبری اور حکمت ورسالت کا سچا ثابت کرنے والا ہو گا اس پر ایمان لاؤ اور تمام انبیاء نے ایمان لا کر گواہی دی۔ (نور تجلی ص26)

اپنے مہدی کو روح القدس کا نام دے کر انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق لکھتا ہے:

1: اسی (ذکری مہدی) نے جنت سے نکلنے کے بعد بعد حضرت آدم کو تسلی دی اسی کے طفیل سے آدم کا توبہ قبول ہوا اور آدم کی بخشش اس نور کی برکت سے ہوئی۔

2: حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا فن سکھایا اور طوفان سے نجات دلائی۔

3: حضرت ابراہیم علیہم السلام کو نار نمرود سے نجات دلا کر آگ کو ٹھنڈا کر دیا بلکہ اس آگ کو باغ بہشت بنا دیا۔

4: ساحران فرعون کے مقابلہ حضرت موسیٰ کو اپنے عصاء سے مدد کی اور فرعون کو دریائے نیل یا بحرہ قلزم میں غرق کر دیا۔

5: طالوت کو جالوت کے مقابلے میں مدد فرمایا جالوت کا خاتمہ ہوا اور یہ کہ طالوت کو اپنے غیب کے سکینہ طابوت سے مدد پہنچائی۔

6: داود کو خلافت کا درجہ دے کر خوش آوازی عطا فرمائی اور زرہ سازی سکھائی۔

7 حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی انگوٹھی دے کر عظیم سلطنت کا بادشہ اور پیغمبر وقت بنایا جن وانس چرند پرند حتی کہ ہوا تک آپ کے مطیع کر دی گئی۔

8: حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہا السلام کو بالترتیب بشارت دے دی گئی اور خصوصا حضرت عیسی کو برکت وحکمت دے کر عالم بالا پر پہنچایا۔

یہی وہ روح اور نور ہے جس کے ہم شیدائی ہیں اس روح ااور نور کے بارے میں جہاں تک مجھ ناچیز سے ہو سکا میں نے زیر قلم کر دیئے۔
(نور تجلی ص29)

حضرت آدم کے متعلق لکھا ہے:

جان لو کہ جب اللہ تعالیٰ قالب آدم تیار کیا تو نور فاک محمد کے نورانی روح سے ذرہ بھر کے برابر تجلی از جمال خود اس قالب آدم میں ڈال دی اس لیے اللہ تعالی نے اس روح نورانی جو قالب آدم میں داخل ہو چکی تھی فرشتوں کو آدم کے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ (نور تجلی ص22)

جس وقت قدر الھیہ نے قالب آدم میں روح ڈالا تو اس وقت تمام فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس سے صاف واضح عیاں ہوا کہ روح فرشتوں سے بدرجہ افضل ہے جس کی سے فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا وہی روح مقدس نور فاک ہے جو امر ربی ہے۔
(نور تجلی ص25)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ کسی فرشتے کی گنجائش سے بعید ہے کہ جس کے طفیل سے انسانی وجود قائم ہو کر دلائل ربانی پر فائز ہو سکے اس لیے کہ انسان فرشتہ سے خود برگزیدہ وافضل ہے باعث اس روح پاک جو کہ خاکی جسم آدم میں داخل ہوئی اور جس کی برکت وفضیلت سے آدم سجدہ کرنے کے قابل رہا ورنہ پانی اور مٹی کو کون سجدہ کرتا؟ لہذا اس روح کو نور کہا گیا ہے، کیونکہ روح اور نور میں کوئی فرق نہیں ہے۔
(نور تجلی ص26)

جی ایس بجارانی نے جو کہ اپنے مہدی کے روح القدس ہونے کا مدعی ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق کہا ہے کہ وہ ذکری مہدی کی برکت سے پیدا ہوئے ہیں اور ذکری مہدی ہی کی برکت سے (نعوذ باللہ) حضرت مریم حاملہ ہوئی تھی، لکھتا ہے:

ذکری نظریہ کے مطابق مہدی روح محمدی ہے اور وہ روح القدس ہے اس روح القدس کی برکت سے حضرت عیسی پیدا ہوئے اور اسے روح اللہ کا درجہ مل گیا۔ (نور تجلی ص11)

پیدائش حضرت عیسیٰ بھی اسی روح القدس یعنی نور فاک سے ہوا۔(نور تجلی ص25)

جب حضرت مریم علیہا السلام غسل حیض سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے ایک اجنبی انسان کو دیکھا ابتداء تو وہ بہت گھبرائیں، مگر پھر سکون کے ساتھ اس اجنبی سے گفتگو کرنے لگیں لہذا یہ اجنبی کون تھا؟ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، انہوں نے فرمایا کہ اے مریم اللہ تعالی اپنی جلالت سے روح القدس کو حکم کرے گا تجھ سے ایک بچہ ہو گا گھبراؤ نہیں فوراہی اسی دوران اتنے میں روح القدس کا تجلہ بی بی مریم پر پڑا اور قدرت الہی نے اپنے فرمان کو پورا کیا یعنی روح القدس کی بکت سے مریم حاملہ ہو گئیں۔(نور تجلی ص34)

3: ذکری رہنماء ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کی شان میں اشعار کہتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی شان میں یوں توہین کرتا ہے۔

کہ اے سرور پاک عالم زتو
زنور تو شد سرور ان تو بنو
دو عالم ز نور است آدم چنان
منور ز تو بود ہر دو جہان

ترجمہ: اے سرور پاک عالم تیری وجہ سے ہے اور انبیاء تیرے نور سے پیدا ہو کر دنیا میں آئے دونوں جہان اور آدم نور پاک کے طفیل وجود میں آئے یہ دونوں جہان تیرے نور سے روشن ہیں۔ (در صدف مترجم مع نور ہدایت ص81، نور تجلی ص78)

حبیب کہ مر خلق را رہبر است

بہر سروران مہتر و بہتر است
امام رسل پیشوا ای سبل
ہمہ ہچو برگ است او ہچو گل

ترجمہ: وہ محبو جو خلائق کے رہبر ہیں اور تمام سروروں کے سربراہ اور بہتر ہیں پیغمبروں کے امام اور راہ راست کے پیشوا ہیں دوسرے سب پتے ہیں اور وہ پھول کی مانند ہیں۔ (در صدف مترجم مع نور ہدایت ص79، نور تجلی ص76)

ترا دراد ایزد زہر بہتری
ازانی کہ تو برتر ومہتری
کوئی مہتر وجملگی کہتر اند
تو سرخیل خیل ہمہ چاکر اند
بہ بین خضر ز حیوان آب خورد
سکندر ازان کو زمیدان برد
سلیمان زتمکین تو یافت گنج
بر آسود ہر روز عمامہ سپنج
ہر ان کہ بغرمان تو سرہند
خدا دولت دردو عالم دہد
توئی ہچو خور شید ہمہ اختر اند
ہمہ مر ترازان بہ خاک در اند

ترجمہ: خدانے تجھے سب سے بہتری دیہے اور سب پر تجھے عظمت عطا کی ہے تو بڑا ہے اور سب چھوٹے ہیں تو سرخیل ہے اور وہ چاکر ہے، دیکھ خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا کہ اسے سکندر اعظم لے گئے سلیمان علیہ السلام کو تیری عزت کی وجہ سے خزانہ ملا اور دنیا میں سرداری کا تاج ملا جو شخص تیرا تابع وفرمان ہو گا اسے حق تعالی دونوں جہان میں دولت عطا کرے گا تو سورج ہے اور سب ستارے ہیں، سب تیرے دربار کی مٹی ہیں۔
(در صدف مترجم مع نور ہدایت ص87و88، نور تجلی ص88و89)

ظہورت بعالم چو درے ثمین
کہ فرمان تو ہچو حبل المتین
توئی اصل کان ہمہ انبیاء
توئی جملگی را ازان پیشوا
ازان تاج فرق ترا دراست
قباء شفاعتترا در براست
یکا یک ہمہ انبیاء جمع شوند
بتو التماس شفاعت کنند
ہمہ سر فرو و آورند آنچناں

شفاعت بخواہی زرب جہان
تو مازون گشتی زروئی
رسد عرض تو اے چو تیر ہدف

ترجمہ: تیرا ظہور دنیا میں ایک قیمتی در ہے اور تیرا فرمان سب پر واجب ہے تو سب انبیاء کا منبع ومرکز ہے اور تو سب کا رہنما بھی ہے تیرے سر پر تاج شہنشاہی ہے اور قباء شفاعت تجھے زیب تن ہے یکایک تمام انبیاء جمع ہوں گے اور آپ سے شفاعت کے لیے عرض کریں گے وہ سب اپنے سر جھکا دیں گے اور آپ حق تعالی سے شفاعت فرمائیں گے تو سب سے بہتر اور شرف دار ہے تیرا عرض بارگاہ ایزدی میں قبول ہو گا۔
(درصدف مع نور ہدایت ص83 نور تجلی ص81و82)

چشم دار خیل وخیال تو نوح
جناتش ز طوفان ز تو شدہ فتوح
شدہ خوان سالار تو زاں خلیل
کہ مہمان سرائی زگردش خلیل
کلیم اللہ در طور سینا ز تو
روا ش بہ گفتار وجہ نکو
مسیحا ز سر چشمہ آب خورد
ازاں در زمان مردار ازندہ کر

ترجمہ: نوح تیرا چشم خیالداری ہے اسے تیری برکت سے طوفانی موجوں سے نجات ملی ہے، ابراہیم مہمانوں کو خوان نعمت دینے والے ہیں اس لیے وہ خدائے تعالی کے دوست ہوئے موسیٰ نے طور سینا پر جو کلام الٰہی سنا وہ تیری برکت وفیض سے ہے عیسیٰ نے تیرے فیض کے چشمہ سے پانی پیا تھا اس لیے انہوں نے مردوں کو زندہ کردیا۔(نور تجلی ص88)

4: انہی اشعار سے ملتے جلتے اشعار ذکری رہنما شے محمد درفشاں سے بھی منقول ہیں ملاحظہ فرمائیں:

از مرتبت ہا کہ آدم گرفت
زانفاس بے عیب کہ تو دم گرفت
وجود عدم یافت از تو حیات
زطوفان نجی اللہ از تو نجات
خلیل از جو ہر فروشاں تو
کلیم اللہ از بادہ نوشان تو
مسیحا چو از مقدمت مژدہ داد
ازاں روح تو جسم مردہ نہاد
برآن شاہراہ دولت سر مداست
طفول قطب خانہ احمد است
بود بجہر از بر کتت قطرہ

همہ برآز مقدمت زرہ
زمین وزمان ومکین مکان
همہ سر نہادند بدین آستان
همہ چار خیل اشام تو
زر جملہ را سکہ نام تو

(ثنائے مہدی ص12،ونور تجلی ص68و69)

فرشتوں کی توہین

1: ذکری رہنما جی ایس بجارانی کا نظریہ یہ ہے کہ مشہور چار فرشتے (جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل) باقی سب فرشتوں سے اس لیے افضل ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے ذکری مہدی کی زیارت کی تھی اور فرشتوں نے جب ذکری مہدی کے نور کا جلوہ دیکھا تو بے ہوش ہوگئے اور ستر ہزار برس تک بے ہوش پڑے رہے لکھتا ہے:

ازاں بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور فاک کی زیارت کرنے کا حکم دیا پہلے پہل مقرب فرشتوں نے آپ کی زیارت کی اس لیے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل سب فرشتوں سے افضل ٹھہرے فرشتوں کی ایک اور جماعت حاملۃ العرش یعنی عرش اٹھانے والے آٹھوں فرشتوں نے آپ کی زیارت کی جب فرشتوں نے آپ کے نور کا جلوہ دیکھا تو بے ہوش ہوگئے اور ستر ہزار برس تک بے ہوش پڑے رہے۔

(نور تجلی ص21)

2: ذکری رہنما ملا ابراہیم پنجگوری اپنے مہدی کے اوصاف میں لکھتا ہے:

چو جبرائیل ومیکائیل تیرے بفرمان تیرا
سرافیل و عزرائیل زند در نوا

ترجمہ: جبرائیل اور میکائیل تیرے فرمانبردار ہیں اسرافیل اور عزرائیل بھی تیرا نغمہ گاتے ہیں۔

(درصدف مترجم ص87،نور تجلی ص87)

ملائک ثنا گو شدند بود رش
نگارش زعطر چنان بر سرش
بہ مہدی شرف خواجہ گاہ ساختہ
زفرش جہاں زیر ش انداختہ
ملک سوگواری ازین داشتند
لبسے آدم این حسن برداشتند

ترجمہ: فرشتوں نے ان کے حضور ثناء خوانی کی اور ان کے سر پر عطر افشانی کی مہدی کی تشریف آوری کے لیے دنیا آراستہ ہوئی، عرش برین سے فرش زمین پر اتارے گئے فرشتے سوگوار ہوگئے کہ یہ خوبصورت حسین چہرہ لوگوں کے پاس آیا۔ (درصدف مع نور ہدایت ص103و104)

فقہاء کی توہین

ذکری مہدی نے حنفیت کی آڑ میں باقی تینوں آئمہ (امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کے بارے میں انتہائی نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں، کہتا ہے:

سہ یارد گرراہ خود ساختند
بعالم چنین رسم انداختند
ہمہ جنس ناپاک کردش حلال
شوند خلق بدعت ازیں در وبال
زقول اما مان خود گراوید
ز قول خدا ورسول ناروید
سفید روشوید بر اما مان خود
سید رو شوید بر خدائے احد
مخالف بہ قرآن شدند سہ امام
نرفتند بر حکم وراہ کلام
دگر این سہ یار راہش وبال
نمودند عالم براہ ضلال

ترجمہ: تین دوسرے ساتھیوں (ائمہ ثلاثہ) نے خود ساختہ راستے بناکر لوگوں کو ان پر ڈال دیا سب ناپاک جنس اس نے حلال کئے اور اس طرح مخلوق کو بدعت میں ڈال دیا اگر اپنے ائمہ کے اقوال پر چلوگے تو خدا اور رسول دونوں کے نافرمان شمار کیے جاؤگے ہاں اپنے آئمہ پر اگر روسفید ہوگئے تو یقینا خدا تعالیٰ سے سیاہ رو ہوجاؤگے تینوں آئمہ قرآنی احکام کے خلاف ہوگئے قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل نہیں کیا۔

(درصدف مع نور ہدایت ص135و136)

ذکریوں کا نظریہ مہدویت

جیسا کہ میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں کہ ذکری حضرات ملا محمد کو ایک مستقل نبی، افضل الرسل، شافع محشر، ساقی کوثر، وجہ کائنات اور نور من نور اللہ مانتے ہیں اسی طرح ان حضرات کا اس کے متعلق یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہی وہ مہدی ہے جس کی خبر احادیث میں دی گئی ہے لہذا ان حضرات کے عقیدہ کے مطابق چونکہ مہدی کا ظہور ہوچکا ہے، اس لیے اب کوئی اور مہدی نہیں آئے گا۔

اس بات کی وضاحت بھی پہلے کی جاچکی ہے کہ ذکریوں کے قدیم خیالات کے حامل رہنما مثلاً شے محمد درفشاں، ملا ابراہیم پنجگوری، جی ایس بجارانی، عزیز لاری، میر نور محمد غلام حسین، ملا بہرام، کے ایم عمرانی بلوچ وغیرہ ملا محمد کو جو کہ نور پاک کے نام سے ان کے ہاں معروف ہے، اپنا ہادی ومہدی مانتے ہیں اور جدید خیالات کے حامل مثلاً عبدالغنی بلوچ، عیسیٰ نوری وغیرہ سید محمد جونپوری کو اپنا ہادی ومہدی مانتے ہیں۔

حاصل یہ کہ ان حضرات کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ جس مہدی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ ظاہر ہوچکا ہے البتہ یہ الگ بات ہے کہ ان کے ہاں مہدی کے مصداق میں اختلاف ہے اس بات کی تائید خود ذکری رہنماؤں کی تحریرات سے بھی ہوتی ہے کچھ حوالاجات ملاحظہ فرمائیں:

1: ذکری مہدی خود دعویٰ مہدویت کرتے ہوئے کہتا ہے:

منم شاہد خلق ہژدہ ہزار
از انم کہ فرمودہ ام کردگار
بجز راہ منی نیست راہ دگر

کہ آید دگر مہدی راہ بر
کہ مہدی موعود یزد منم
ازان نور پاکش چو تنہا منم

ترجمہ: میں اٹھارہ ہزار خلقت پر گواہ ہوں میں وہی ہوں جس کی خبر خدانے دی ہے میری راہ کے سوااور کوئی راہ حق نہیں کیونکہ دوسرا کوئی مہدی رہبر نہیں آئے گاوعدہ کیا گیامیری ذات ہے اور وہی نور پاک صرف میں ہی ہوں۔(در صدف مع نور ہدایت ص137)

زدم بانگ فرمان بر مرومان
کہ ہستم مہدی آخر زمان
ازان حجتم من بعالم تمام
کہ مہدی منم بر ہمہ خاص وعام
راہ راست دین را نمایم بکس
بنود ہست مہدی دگر پیش وپس

ترجمہ: بہ بانگ دہل میں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہم مہدی آخر الزمان ہیں اس لیے میں حجت اللہ ہوں کہ تمام خواص اور عام پر مہدی موعود ہوں لوگوں کو حق راستہ دکھاتاہوں کوئی اور مہدی نہیں ہوانہ پہلے نہ بعد ازاں۔(در صدف مع نور ہدایت ص138)

من آں مہدی آخر نم ازاں
کہ تاویل قرآن بماشد بیان
کہ خاصہ امام زین است و بس
نباشد دیگر مہدی پیش وپس
کہ من بعد از من قیامت جز
بدانید کہ نیامد چو من کس دگر

ترجمہ: میں وہی مہدی ہوں جس کے آنے کی بشارت دی گئی تھی کہ وہ آکر تاویل قرآن فرمائیں گے میں وہی آخری ہوں جس کے بعد کوئی نہیں آئے گااب میرے بعد کسی کا انتظار کرنا بے کار ہے قیامت تک کوئی اور نہیں آئے گا۔ (سوینیئر 2002ء ص11 ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

2: ملا ابراہیم اپنے مہدی کے اوصاف میں لکھتاہے:

زختم تو آمد ازان در بیان
چو بعد از تو ناید کسی در جہان
ہزاران درود و ہزار اسلام
بتو با دای مہدی نیک نام

ترجمہ: تیرے آنے سے بیان ختم ہوا کیونکہ تیرے بعد کوئی مہدی دنیامیں نہیں آئے گا ہزاروں درود اور ہزاروں سلام تم پر ہو اے مہدی نیک نام۔(در صدف مع نور ہدایت ص88و89)

نعت ولم از انست ایں وصف در قرآن است
گویم کہ این ہماں است صلوٰت بر محمد

(ذکر وحدت ص11ناشر نور محمد غلام حسین صدر آل ذکری انجمن)

ترجمہ: مہدی کی تعریف قرآن میں ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ وہی ہے جس کے آنے کی بشارت دی گئی ہے محمد مہدی پر درود ہو۔

3: ذکری رہنما ملا عزت پنجگوری اپنے مہدی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

مہر از مشرق بر آمد کرد تابان این خوان
تاجدار ان جملہ شاہان مہدی صاحب زمان
چشم امید از عقب دارند اہل منکران
تاجدار ان جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

(ثنائے مہدی ص10)

ترجمہ: سورج (مہدی) مشرق سے نکلا اس دنیا کو روشن کر گیا تمام بادشاہوں کا تاج مہدی ہے مہدی کے منکر اب بھی امید رکھتے ہیں کہ مہدی آئے گا تمام بادشاہوں کا سردار مہدی ہے۔

4: ذکری رہنما جی ایس بجارانی لکھتا ہے:

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی اس دنیا میں آئے ہیں اور ہدایت دے کر چلے گئے ہیں اب یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے نائبوں کی دی ہوئی ہدایتوں پر عمل کریں۔ (نور تجلی ص40)

5: ذکری رہنما نصیر احمد لکھتا ہے:

ذات امام مہدی اور بعثت مہدی تمام عالم اسلام کا متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے بہر حال ذکری مکتبہ فکر میں حضرت امام مہدی کی آمد و گزشت پر یقین رکھتے ہیں اور مہدی علیہ السلام داعی اللہ، خلیفۃ الہ اور مراد اللہ ہیں۔ (تفسیر ذکر وحدت ص62ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

6: ذکری رہنما عبد الغنی بلوچ لکھتا ہے:

ذکری عقائد کی رو سے سید محمد جونپوری ہی مہدی آخر الزمان تھے اور آپ کے آنے کی پیش گوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ (ذکری مذہب اسلام کے آئینے میں ص20)

اسلام کا ہر مکاتب فکر اس کا قائل ہے کہ ایک ہستی کا وجود ہو گا جس کو مہدی آخر الزمان کہا جائے گا ذکری فرقہ اپنے عقیدہ کے لحاظ سے اس ہستی کے بارے میں خیال کرتا ہے کہ وہ آچکے ہیں اور دیگر مکاتب فکر کا خیال ہے کہ وہ آئیں گے۔ (ذکری مذہب اسلام کے آئینے میں ص 21)

ذکری عقیدہ کے مطابق حضرت مہدی آخر الزمان کا ظہور ہو چکا ہے۔ (ذکری فرقہ کی تاریخ ص60)

ذکری رہنماؤں کی تحریرات سے معلوم ہوا کہ عقیدہ کے مطابق مہدی آخر الزمان کا ظہور ہو چکا ہے پھر ان میں سے ایک گروہ ملا محمد کو جو کہ نور پاک کے نام سے ان کے ہاں معروف ہے مہدی آخر الزمان تسلیم کرتا ہے اور دوسرا گروہ سید محمد جونپوری کو مہدی آخر الزمان مانتا ہے۔

بہر کیف ان کے ہاں مہدی آخر الزمان جو بھی ہو ہمیں اس کی ذات سے غرض نہیں بلکہ اس کے متعلق وضع کئے گئے عقائد سے غرض ہے لہذا اب دیکھنا یہ ہے کہ ذکری مہدی میں وہ علامات جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں پائی جاتی ہیں یا نہیں، اور وہ کارنامے جو کہ مہدی آخر الزمان کی بابت بیان کیے گئے ہیں ذکری مہدی نے انجام دیئے ہیں یا نہیں اس مقصد کے حصول کے لیے ہم ذکری مہدی کا مہدی آخر الزمان علیہ الرضوان سے احادیث کی روشنی میں تقابل پیش کرتے ہیں۔

عظمت ذکر اللہ اور ذکری فتنہ

شریعت نے ذکر اللہ کی کوئی خاص مقدار متعین نہیں کی بلکہ مطلقا کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے لہذا ہر انسان کو اتنی مقدار ذکر کرنا

چاہیے کہ جس سے وہ کثیر ذکر کرنے والوں میں شامل ہوسکے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قرآن وحدیث میں ذکر اللہ کی مختلف صورتیں اور بے شمار دعائیں منقول ہیں اور ان کے فضائل وبرکات منقول ہیں جن کو علماء نے مستقل کتابوں میں جمع کر دیا ہے مگر ان تمام اذکار اور دعاؤں کو روزانہ جمع کرکے پڑھنا نہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور نہ سب کے مجموعہ کو روزانہ پڑھنا مشغول آدمیوں کے لیے آسان ہے بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں یہ ہدایت دی ہے کہ اپنی ہمت وفرصت سے زیادہ ودعاؤں کو معمول نہ بنائیں مگر جتنا بنا سکیں اس کی پابندی کریں۔

(ذکر اللہ فضائل ومسائل ص17)

کیا ذکر کرنے والے کو نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں؟

شریعت کو ذکر اور نماز دونوں مطلوب ہیں لہذا نماز پڑھنے والے کو ذکر کا بھی اہتمام کرنا چاہیے اور ذکر کرنے والے کو نماز کا بھی اہتمام کرنا چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین اور سلف صالین رحمہم اللہ نماز بھی پڑھتے تھے اور ذکر بھی کرتے تھے ان میں سے کسی ایک سے بھی صرف نماز پر یا صرف ذکر پر اکتفاء ثابت نہیں۔

ذکری نماز نہیں پڑھتے بلکہ ذکر کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

ذکری حضرات ذکر کو ہی کافی سمجھتے ہیں اور نماز کی طرح اجتماعی طور پر ذکر کرتے ہیں اسی وجہ سے ان کے عبادت خانے کو ذکر خانہ کہا جاتا ہے۔

ذکریوں کا دعوی کہ وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پیروکار ہیں

ذکری حضرات نماز نہ پڑھنے کے باوجود بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پیروکار ہیں کچھ حوالا جات ملاحظہ فرمائیں:

1: ذکری رہنما عبد الغنی بلوچ لکھتا ہے:

یہ ایک حقیقت ہے کہ ذکری سنی بلوچ ہونے کے ناطے سے پیدائش سے موت تک ایک ہی رسم ورواج تہذیب عقد ونکاح زبان اور کلچر کے مشترک وارث ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں فرقہ امام اعظم رحمہ اللہ کے اقوال کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں۔

(ذکری مذہب اسلام کے آئینے میں ص41)

2: عبد الغنی اپنے مہدی کے متعلق لکھتا ہے:

شرعی مسائل میں زیادہ تر آپ امام اعظم سے اتفاق کرتے ہیں۔(ذکری فرقہ کی تاریخ ص61)

3: کچھ صفحات کے بعد لکھتا ہے:

ذکری فقہ حنفی کو مانتے ہیں، شریعت کی پابندی ان پر لازم ہے۔(ذکری فرقہ کی تاریخ ص140)

4: مزید لکھتا ہے:

ہمارا عقیدہ ہے کہ کوہ مراد پر حضرت امام مہدی تشریف لائے اور ہم یہاں صرف زیارت کے لیے آتے ہیں عام زندگی فقہ حنفیہ پر کار بند ہیں۔(ذکری فرقہ کی تاریخ ص150)

5: اپنے دوسرے مضمون میں لکھتا ہے:

آپ شرعی وفقہی مسائل میں زیادہ تر امام اعظم سے اتفاق کرتے ہیں اور ذکری فرقہ حنفی کے پابند ہیں۔

(سوینیئر 2003ء ص 13 ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

6: عنایت اللہ بلوچ لکھتا ہے:

ذکری امام ابو حنیفہ کے فقہ پر کاربند ہیں۔ (چراغ پہلا شمارہ ص 4 ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

ذکری حضرات چونکہ اپنے آپ کو مسلمان حنفی ظاہر کرتے ہیں اس لیے اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کا طریقہ عبادت مسلمانوں سے اور حنفی مسلک سے کس قدر مطابقت رکھتا ہے، ذکری حضرات کا طریقہ عبادت جاننے کے لیے ہم ان کی مشہور کتاب ذکر وحدت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ذکری حضرات کے ذکر کا طریقہ اور اس کی تفصیل

ذکرِ وحدت ذکریوں کے ذکر پر مشتمل ان کے ہاں ایک معتبر کتاب ہے جس میں ان کے ذکر اور طریقہ عبادت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے یہ کتاب مشہور ذکری رہنما شیخ شکر نے ذکریوں کی رہنمائی کے لیے لکھی ہے اس میں ذکر کی کیفیت اور تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

ذکر تین قسم کا ہے ذکر چار تسبیحی، ذکر شش تسبیحی اور ذکر دہ تسبیحی۔

ذکر چار تسبیحی بعد از طلوع آفتاب و وقت ظہر وعشاء پڑھتے ہیں۔ ذکر شش تسبیحی وقت سحر و مغرب پڑھتے ہیں اور اس ذکر کے ذکر میں ایک قیام ایک رکوع ایک سجدہ اور قعدہ کرتے ہیں، ذکر دہ تسبیحی وقت تہجد پڑھتے ہیں اور اس ذکر تہجد میں دس قیام دس رکوع اور دس سجدے ہوتے ہیں، یہ ذکر بزرگ اور مقدس وبابرکت راتوں میں مثلاً لیلۃ القدر، شب معراج، شب نہم ذوالحجہ وشب دہم محرم میں پڑھا جاتا ہے۔

یہ تمام ذکر اللہ کے پڑھنے میں فرق ترتیب یہ ہے کہ ذکر چار تسبیحی میں ورد لا یرجوا من غیر اللہ وورد سبحان الذی نہیں ہوتا لیکن ذکر شش تسبیحی میں یہ دو اوراد بھی پڑھتے ہیں ذکر دہ تسبیحی میں اوراد حسبی ربی ولا یرجوا وسبحان الذی واللہ وجل اللہ نہیں پڑھتے صرف ایک تسبیح ذکر تمام ذکر کی دعائیں اور حالت قیام دعائے سجدہ و آیات سجدہ پڑھ کر رکوع کرتے و سر بسجود ہوتے ہیں، یہ عمل دس مرتبہ کرتے ہیں۔

در ذکر چار تسبیحی و ذکر شش تسبیحی

ایک تسبیح ذکر کی ترتیب یوں ہے کہ نو یا تیرا یا پندرہ بار لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ایک بار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین، لیکن ذکر دہ تسبیحی میں لا الہ الا اللہ کی سو بار تکرار کرتے ہیں۔

دعا: قرآن پاک کی وہ تمام آیات جو بہ ربنا سے شروع ہوتی ہیں ذکری انہیں دعا کہتے ہیں اور ہر ایک تسبیح ذکر کے ذکر میں دو یا زیادہ دعائیں پڑھتے ہیں۔

نیت ذکر شش تسبیحی

ذکری حضرات پاک وصاف لباس کے ساتھ باوضو ہو کر دائرہ کی صورت میں بیٹھتے اور ذکر شش تسبیحی اس ترتیب سے ادا کرتے ہیں۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، آمنت باللہ وملئکتہ و کتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث بعد الموت۔

اللہ الھنا محمد نبینا القرآن والمھدی امامنا آمنا وصدقنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ رب العالمین، الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔

بفرمودہ خدائے بزرگ وبرتر وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

تسبیح اول:

برائے عبادت حق تعالیٰ ودوستی نور پاک وبرکت سبعا من المثانی نیت کردم ذکر شش تسبیحی ذکر اللہ اکبر رو آوردم بہ خانہ کعبہ رب جلیل افضل الذکر پندرہ بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

تسبیح دوم:

پندرہ بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ربنا لا تؤخذنا انّ نسینا او اخطأنا (البقرہ) ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا (البقرہ) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃوقنا عذاب النار آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین،

تسبیح سوم:

پندرہ بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکفٰرین (البقرہ) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

تسبیح چہارم:

پندرہ بار پڑھتے ہیں: لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ھیں، لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین، ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنو بربکم فامنا (آل عمران) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار، آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

تسبیح پنجم:

پندرہ بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ، ایک بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین، ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنك رحمۃ انك انت الوھاب (آل عمران) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار، آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

تسبیح ششم:

پندرہ بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ، ایک بار پڑھتے ہیں، لا الہ الااللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین، ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین، (آل عمران) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذالنار آمین یااللہ برحمتك یا ارحم الراحمین،

بند ذیل کی پندرہ بار تکرار کرتے ہیں

حسبی ربی جل اللہ ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ

پندرہ بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور پاك نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ربنا وسعت کل شئ رحمة وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلك وقھم عذاب الجحیم (المومن) ربنا آمنا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الرحمین (نور) ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

ہر بند ذیل کی تین بار تکرار کرتے ہیں:

لا یرجو من غیر اللہ الا العمیان لا یظن بالجبات الا الصبیان لا یتربص الرجعی الا الموتی لا یتخیل السند الا المرضی لا یتوھم الوکلا الا الخسری لا مفتح الابواب الا اللہ لا مسبب الاسباب الا اللہ لا مقطع الاسباب الا اللہ لا منقذ من البلیات الا اللہ لا فاعل فی السموٰت والارض الا اللہ لیس النافع ولا الضار الا اللہ۔

پندرہ بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین،

ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انك رؤف رحیم (الحشر) ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

ذکر سبحان

ہر بند ذیل کا تین بار تکرار کرتے ہیں:

سبحان الذی لا یجری فی ملکه الا ما یشاء سبحان الذی بارادته یتکون الاشیاء، سبحان الذی یصطفی من بنی آدم ما یختار سبحان الذی یمحوا من الاباطیل مایشاء، سبحان الذی یثبت من المداحض مایشاء، سبحان الذی یستأصل من المناسك بما یختار سبحان الذی یسقط من الاقوام من ھو مشاد، سبحان الذی یھدم من الادیان ما ملأ الارض والسموات سبحان الذی یعدم من الامم ما ھو فی ملکه منار۔

پندرہ بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور پاك نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین، ربنا وادخلھم جنّٰت عدن ن التی وعدتھم ومن صلح من آبائھم وازواجھم وذریاتھم انك انت العزیز الحکیم، وقھم السیئات ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمته وذالك ھو الفوز العظیم (المومن) ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

ہر بند ذیل کی تین بار تکرار کرتے ہیں

اللہ اللہ لیس الھادی الا ھو اللہ اللہ لیس المنجی الا ھو اللہ لیس المغنی الا ھو اللہ اللہ لیس المفنی الا ھو اللہ اللہ لیس المحیی الا ھو، اللہ اللہ لیس المعطی الا ھو، اللہ اللہ لیس المصطفی الا ھو، اللہ لیس المجتبیٰ الا ھو اللہ اللہ لیس القاضی الا ھو، اللہ اللہ لیس الباقی الا ھو،

پندرہ بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور پاك نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انك علی کل شئ قدیر، ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم، وتب علینا انك انت التواب الرحیم، ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

پندرہ بار تکرار کرتے ہیں جل اللہ جل مالکنا رب دائم باقی لا یفنی پندرہ بار پڑھتے ہیں، لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور پاك نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امۃ مسلمہ لك وارنا مناسکنا وتب علینا انك انت التواب الرحیم (البقرہ) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین برحمتك یا ارحم الراحمین

پندرہ بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور پاك نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ربنا آتنا ما وعدتنا علی رسلك ولا تخزنا یوم القیامہ انك لا تخلف المیعاد (آل عمران) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

اللہ اکبر کہتے ہوئے سب حالت قیام اختیار کرتے ہیں، دعاخوان قدرے بلند کہتے ہیں فاذکروا اللہ قیاما وقعودا۔

قیام: پندرہ بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور پاك نور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین، ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفرعنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار (آل عمران) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین یا اللہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

ایک بار پڑھتےھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا اللہ انت ربی وعلمك حسبی فنعم الرب ربی ونعم الحسب حسبی تنصر من تشاء وانت العزیز الرحیم، دعاخوان قدرے بلند کہتے ہیں فاستمعوا یا عباد اللہ یہ باواز نرم وحزیں پڑھتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الاھو الملك القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ھواللہ الخالق البارء المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السمٰوت والارض وھو العزیز الحکیم لا الہ الا اللہ رب السمٰوت ورب الارض ورب العرش الکریم ذوالجلال والاکرام الحی والقیوم اس موقع پر محلہ کے تمام ذکریان خاموش ہوجاتے ہیں جب تک کہ مصروف ذکر جماعت سجدہ سے سر نہ اٹھالے دعاخوان یہ آیت سجدہ پڑھتے ہیں وذا قرء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور تین بار یہ پڑھتے ہیں۔

رکوع: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان ربی العظیم اللہ اکبر کہہ کر سیدھے ہوتے اور یہ پڑھ کر ان الذین عند ربك لا یستکبرون عن عبادتہ یسبحونہ ولہ یسجدون، اللہ اکبر کہتے ہوئے مالک حقیقی کے حضور میں سربسجود ہوتے ہیں۔

سجدہ: اللہ وحدہ لاشریک لہ کے حضور میں یہ پڑھتے اور اقرار عبودیت کرتے ہیں وللہ یسجد ما فی السمٰوت وما فی الارض والنجم والشجر یسجدان سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح الٰہی سجدہ نہ کنم آفتاب ومہتاب راسجدہ نہ کنم خاک وباد وآب وآتش راسجدہ نہ کنم بت وبت خانہ وقبر پیران مردہ راسجدہ نہ کنم جنات وطاغوت وجنات وشیاطین راسجدہ کنم ترایا اللہ کہ لائق وسزاوار پرستش وسجدہ توہستی وبس سجدہ کنم ترا اے خداءے یکتائے ذات پاک کہ تو بے چون وبے چگون وبے مثل وبے مانندی سجدہ کنم ترا سبحان لاشریک کہ تو خالق ومالک عالم وعالمیان وبخشندہ عاصیان ہستی سجدہ کنم ترایا قادر مطلق وتوانا کہ توجان آفرین وجان پرور وجان ستان موجودات مشہود وغیر مشہود ہستی سجدہ کنم ترا یاہادی صراط مستقیم کہ تو یک لک وبیست وچہار ہزار انبیاء رسل بلکہ بیشتر یا کمتر برائے پیشوائے بندگان آفریدی وتوریت وزبور وانجیل وفرقان برائے ہدایت نوع انسانی فرستادی سجدہ کنم ترایا احسن الخالقین کہ توعرش وکرسی لوح وقلم زمین وآسمان وامروز وفردا وہشت بہشت برائے نیکان وہفت دوزخ برائے بداں آفریدی۔

سجدہ دوم میں یہ پڑھتے ہیں اللھم انی اسجدك یا رحمٰن فاغفرلی یا رحمٰن وارحمنی یا رحمٰن واھدنی یا رحمٰن ونجنی یا رحمٰن واغثنی یا رحمٰن واحفظنی یا رحمٰن یا الہ العالمین ویا ھادی الناصرین ویا منجی المومنین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر۔ یہ بھی سجدہ میں کہتے ہیں الٰہی نگہدار مرا از گناہان صغیر وکبیر واز مال حرام واز دروغ دوزدی واز بدکاری وزناکاری نگہدار مرا یا اللہ از رنجانیدن خلق واز خون ناحق (علی ھذا القیاس مزید) اللھم احفظنی فانك خیر الحافظین (تین بار) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان ربی الاعلیٰ ان علیا کبیرا یا اللہ حالا سر از سجدہ برمی دارم و لے دل ہمیشہ باتو است باپاکی وراستی وخلاص ودل وجان یارب یارب یارحیم یارحمٰن شکر الحمد للہ رب العالمین برحمتک یاارحم الراحمین اللہ اکبر تین بار لا الہ الا اللہ ایک بار کہتے اور سجدے سے سر اٹھاتے ہیں اور حالت قعدہ میں یہ پڑھتے ہیں:

قعدہ: الحمد وقل ھو اللہ وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس وآیۃ الکرسی سبحانك ما عرفناك حق معرفتك سبحانك ما حمدناك حق حمدك سبحانك ما عبدناك حق عبادتك سبحان ربك رب العزۃ عما عصفون وسلام علی المرسلین الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رحمۃ للعلمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ، لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ، لا الہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ، لا الہ الا اللہ اسماعیل ذبیح اللہ، لا الہ الا اللہ موسی کلیم اللہ، لا الہ الا اللہ داود خلیفۃ اللہ، لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین نور پاك نور محمد مھدی مراد اللہ۔

اس کے بعد یہ پڑھتے ہیں الٰہی مارا باکمال ایمان وعافیت برساں دعائے مارا قبول کن یارب حشر ما بارسول کن یارب شفاعت نور محمد لقائے خود مارا نصیب کن یارب بنام خدائے مہربان بخشائندہ کریم رحمٰن الرحیم الٰہی ایمان مارا نگہدار الٰہی ایمان پدران ومادران مارا نگہدار الٰہی ایمان استادان ویاران مار نگہدار الٰہی ایمان جمیع مسلمانان رانگہدار از وسوسہ نفس شیطان واز آفات زمان واز قہر وغضب ظالمان واز سحر وجادہ ساحران از مکر وحیلہ شیطان اللعین الرجیم بحق محمد خاتم مرسلاں وبدوستی حضرت محمد مہدی صاحب زماں خلیفہ رحمان تاویل قران ہادی امتاں رہنمائے مومناں واقف سر اللہ حامی دین اللہ آستان اوجنت است ذکر او رحمت است قائد امن امان یا حافظ جان ودین وایمان بلطف وبکرمک وجودک یا جواد الکریم وبرحمتک یاارحم الراحمین۔

اللھم انا نسئلك ایمان مستقیما وفضلا دائما ونظرا رحمۃ وعقلا کاملا وعلما نافعا وقلبا منورا وتوفیقا احسانا وصبرا جمیلا واجرا عظیما ولسانا ذاکرا وبدنا صابرا ورزقا واسعا وسیعا مشکورا وذنبا مغفورا وعملا مقبولا ودعا مستجابا ولقاءك نصیبا وجنہ فردوسا ونعیما مقیما اللھم اجرنا من النار یا مجیر یامجیر یامجیر یا خفی اللطف الطف بلطفك الخفی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید اللھم انت السلام ومنك السلام والیك یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذاالجلال والاکرام۔

سلام پھیرنا: بعد از دعاخوان اپنے داہنے جانب بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرتا ہے اور وہ شخص اپنے داہنے طرف بیٹھے ہوئے کو، اس طرح تمام ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں۔

(ذکر وحدت ص 15 تا 32، ناشر نور محمد غلام حسین صدر آل ذکری انجمن کراچی)

یہ ہے ذکری حضرات کا ذکر کا طریقہ اور اس کی تفصیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ قیما وقعودا وعلی جنوبکم۔ (النساء آیت 103)

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھنے چکو تو ذکر کرو اللہ کا کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔

یہاں نماز کے بعد ذکر کا حکم دیا جارہا ہے اگر ذکر اور نماز دونوں ایک ہی چیز کے دونام ہوتے تو نماز کے بعد ذکر کا حکم نہ دیا جاتا تو نماز کے بعد ذکر کا حکم دینا دلیل ہے اس بات کی نماز اور ذکر ایک ہی چیز کے دونام نہیں ہیں، بلکہ شریعت کے یہ جدا حکم ہیں۔

بالفرض اگر تھوڑی دیر کے لیے تسلیم بھی کرلیں کہ ذکر اور نماز ایک ہی چیز کے دونام ہیں، تو آیت مذکورہ کا یہ مطلب صحیح ہونا چاہیے کہ جب تم نماز پڑھ چکو تو نماز پڑھو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے حالانکہ آیت مذکورہ کا یہ مطلب آج تک کسی مفسر نے بیان نہیں کیا ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ ذکر اور نماز ایک ہی چیز کے دونام نہیں ہیں۔

کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نماز کی جگہ ذکر کرنا ثابت ہے؟

چونکہ ذکری حضرات اپنے آپ کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا پیروکار بھی ظاہر کرتے ہیں اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نماز کی جگہ ذکر کرنا ثابت ہے؟ ظاہر بات کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس بات کا کہیں ثبوت نہی ملتا کہ آپ نے کبھی نماز کی بجائے صرف ذکر پر اکتفاء فرمایا ہو اور نہ ہی آپ نے کہیں مسلمانوں کو نماز چھوڑ کر ذکر الٰہی پر اکتفاء کرنے کا حکم کیا ہے تو جب امام صاحب رحمہ اللہ نے نہ خود کبھی نماز کو چھوڑ کر ذکر الٰہی پر اکتفاء فرمایا ہے اور نہ ہی مسلمانوں کو اس کا حکم دیا ہے تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی نماز اور ذکر کے ایک ہونے کے قائل نہ تھے وگرنہ آپ اپنی پوری حیات مبارک میں کبھی تو نماز کی بجائے صرف ذکر پر اکتفاء فرماتے، جب ذکری حضرات کا عمل اس مسئلہ میں بھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عمل کے مطابق نہیں ہے تو کس منہ سے یہ لوگ اپنے آپ کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا پیروکار ظاہر کرتے ہیں؟

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی بجائے ذکر پر اکتفاء ثابت ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی پوری حیات طیبہ میں کبھی نماز کی بجائے صرف ذکر پر اکتفاء نہیں فرمایا اگر ذکر اور نماز ایک ہی چیز کے دونام ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پوری حیات طیبہ میں کبھی تو نماز کی بجائے صرف ذکر الٰہی پر اکتفاء فرماتے اور صاحبہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم واعمال کے امین تھے کبھی تو اس پر عمل کرتے جب نماز کی بجائے ذکر الٰہی پر اکتفاء نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ذکر اور نماز ایک ہی چیز کے دونام ہیں۔

بلکہ اس کے برخلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز اور ذکر دونوں کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ذکر واذکار کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

چنانچہ حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفار یعنی استغفر اللہ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یاذاالجلال والاکرام۔ (صحیح مسلم ج1 ص218)

رمضان کے روزے اور ذکری مذہب

حدیث: عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشة اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا کلہ قالت ماعلمتہ صام شھرا کلہ الا رمضان۔

(رواہ مسلم بحوالہ مشکوۃ شریف باب صیام التطوع ص178)

ترجمہ: عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نہیں جانتی کہ آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں

سوائے رمضان کے مہینے کے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنے فرض ہیں لیکن ذکری حضرات رمضان کا مکمل مہینہ روزے نہیں رکھتے بلکہ عام طور پر گلیوں میں کھاتے پیتے پھرتے ہیں البتہ شریعت کی منشاء کے خلاف ذکری حضرات عشرہ ذی الحجہ ہر دوشنبہ پیر کے دن اور ایام بیض۔۔۔۔ہر ماہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کے روزوں کو فرض سمجھتے ہیں۔

چنانچہ ذکری رہنما مولوی فقیر محمد سندھی اپنے روزوں کے متعلق لکھتا ہے:

روزہ ہم سب مذہبوں سے زیادہ رکھتے ہیں یعنی سال میں تین ماہ آٹھ دن۔

(میں ذکری ہوں ج1 ص7)

مولوی فقیر محمد سندھی اپنی اسی کتاب میں مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

روزہ ہم لوگ ہر مذہب سے زیادہ رکھتے ہیں۔

(کچھ سطور کے بعد عنوان قائم کیا) 1: دوشنبہ کا روزہ ہم ہر ماہ میں رکھتے ہیں۔

(کچھ سطور کے بعد عنوان قائم کیا) 2: ایام بیض: یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ، تاریخ ہر ماہ میں۔

(پھر عنوان قائم کیا) 3: عشرہ ذوالحجہ (فضائل بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے) میرے بھائیو روزے دو ماہ میں پندرہ ہوتے ہیں ایک ماہ میں سات یعنی چار، دو (پیر) و تین تیرہ، چودہ، پندرہ (تاریخ) اور دوسرے ماہ میں یعنی آٹھ، سب ہو گئے پندرہ اور سال میں تین مہینے اور آٹھ ذوالحج کے۔ اب آپ خدارا انصاف کریں یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہوئے۔ اور یہ ہوئے ہمارے روزے۔

(میں ذکری ہوں ص37 تا42)

ذکری رہنما کے، ایم، عمرانی بلوچ، اپنے روزوں کے متعلق لکھتا ہے:

ہم لوگ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے رکھتے ہیں، ایام بیض اور پیر کے دن بھی روزہ رکھتے ہیں۔

(نور ہدایت ص57، ناشر ملا بہرام عمرانی بلوچ)

مشہور ذکری رہنما جی ایس بجارانی بزنجو لسپنی نے اپنی کتاب نور تجلی کے ص53 تا55 میں انہی روزوں کی تفصیل بیان کی ہے رمضان کے روزوں کا ذکر تک نہیں کیا اور یہ کتاب آل ذکری انجمن پاکستان کے صدر میر نور محمد غلام حسین کے حکم پر لکھی گئی تھی (دیکھئے نور تجلی ص3) جس کا مقصد آئندہ ذکری نسل کو اپنے مذہب سے روشناس کروانا تھا ان تحرارات سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ ذکری رمضان کے روزوں کے منکر ہیں اس کے علاوہ جب ذکری رمضان المبارک کے مہینہ میں کوہ مراد کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو وہاں کھلے عام کھاتے پیتے پھرتے کئی مرتبہ ان حضرات کا مسلمانوں سے رمضان کا احترام نہ کرنے پر جھگڑا بھی ہوا ان پر مقدمات بھی چلے اب ذرا پہلے کی بنسبت کچھ فرق پڑا ہے پہلے تو کھلے عام وہاں کھاتے پیتے تھے اب زیارت گاہ کے قریب ان کے کھانے پینے کی اشیاء مہیا کی جاتی ہیں اس کا ثبوت ذکری انجمن کراچی کی طرف سے شائع کردہ سالانہ رسالہ سوینئیر 2003ء انجمن کے ص14 و16 سے بھی ملتا ہے، کہ اب زیارت گاہ کے قریب ہی ذکریوں کی تفریح کے لیے کھانے پینے کی چیزوں کے سٹال لگا دیئے جاتے ہیں، کیونکہ رمضان کے مہینے میں ان کو کھاتا پیتا دیکھ کر مسلمان طیش میں آتے ہیں جس کی بنا پر ناخوشگوار واقعات بھی پیش آتے ہیں اور ذکری حضرات بھی ڈرنے لگے کہ کہیں ہمارے اس فعل کو دیکھ قادیانیوں کی طرح ہمیں بھی سرکاری سطح پر کافر قرار نہ دلوا دیا جائے۔

جہاں تک بات ہے نفلی روزوں کی تو ہم اس کے منکر نہیں ہیں بلکہ اس بات کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کوئی پیر کے دن، ایام بیض اور عشرہ ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو وہ اجر کا مستحق ہے لیکن یہ روزے فرض نہیں ہیں ان کو فرض کا درجہ دینا سراسر شریعت کی روح کو پامال کرنا ہے، اور رمضان کے روزے فرض ہیں جو آدمی رمضان کے پورے مہینے کے روزوں کو فرض نہیں مانتا تو وہ قرآن کریم اور مذکورہ احادیث کا منکر ہونے

کی وجہ سے کافر ہے۔

مولوی فقیر محمد سندھی نے جو یہ لکھا ہے کہ روزہ ہم سب مذہبوں سے زیادہ رکھتے ہیں تو اس کے متعلق عرض ہے کہ اگر کوئی آدمی رمضان کے مہینے کے علاوہ پورے گیارہ ماہ بھی روزہ رکھے تو بھی یہ گیارہ ماہ کے روزے رمضان کے روزوں کا بدل نہیں ہوسکتے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة ولا مرض لم یقض عنه صوم الدھر کله وان صامه۔

(رواہ احمد والترمذی، وابوداود، وابن ماجہ، والدارمی، والبخاری، فی ترجمۃ باب، بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب الصوم ص 177)

ترجمہ: جو شخص رمضان میں روزہ نہ رکھے جب کہ اس کو کوئی شرعی عذر یا رخصت بیماری کی وجہ سے بھی نہ ہو تو اس کا ساری عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔

معلوم ہوا کہ شریعت کا تقاضہ یہ نہیں کہ کوئی شخص بہت زیادہ روزے رکھے بلکہ شریعت کا تقاضہ یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ رمضان کے پورے مہینے میں روزے رکھے جائیں اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی روزہ چھوٹ جائے تو بعد میں اس کی قضا کی جائے رمضان کے علاوہ کے روزے کسی کا دل چاہے رکھ لے اور نہ دل چاہے تو نہ رکھے اگر رکھے گا تو ثواب ہے اگر نہ رکھے گا تو کوئی گناہ نہیں لیکن یہ بات بھی یاد رہے کہ پیر، ایام بیض اور عشرہ ذی الحجہ کے روزے کو جو کوئی سنت یا مستحب سمجھ کر رکھے گا تو اس کو ثواب ملے گا لیکن جو کوئی ان روزوں کی شرعی حیثیت کو بدل کر ان کو فرض ٹھہرانے لگے گا تو اس کو ثواب کی بجائے گناہ ہوگا سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے کوئی اور چیز اس کے ہاتھ نہ آئے گی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

کم صائم لیس له من صیامه الا الظمأ وکم من قائم لیس له من قیامه الا السھر۔

(رواہ الدارمی، بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب الصوم فصل ثانی ص 177)

ترجمہ: بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت رات کو عبادت کرنے والے ہیں کہ ان کو ان کی عبادت سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اس سے مراد وہ روزہ دار اور عبادت گذار ہیں جو کہ روزے اور عبادت کو اللہ کی مرضی کے مطابق ادا نہیں کرتے، کہ ان کو کچھ ثواب نہیں ہوتا۔

اب ذکری حضرات کی مرضی ہے رمضان کے فرض روزوں کو اور پنج وقتی فرض نماز ادا کرکے ثواب کے مستحق بنیں یا رمضان کے علاوہ نفل روزوں کو فرض سمجھ کر اور ذکر الٰہی کو فرض سمجھ کر فرض نماز کو چھوڑ کر اللہ کے عذاب کے مستحق بنیں۔

ذکری مذہب اور زکوٰۃ

ذکری حضرات شرعی زکوٰۃ کے بھی منکر ہیں ان کے پیشواؤں کے اپنے مفاد کی خاطر اپنے پیروکاروں پر دس فیصد ٹیکس اور بھتہ لاگو کیا ہے اور اس کا مصرف بھی صرف ان کے پیشوا ہیں ذکری رہنما عبد الغنی بلوچ کا کہنا ہے کہ یہ عشر یعنی دس فیصد ٹیکس ان پر ان کے مہدی نے فرض کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

مہدی نے اپنے پیروکاروں پر عشر فرض قرار دیا ہے، جو کہ آمدنی کا دسواں حصہ ہے۔

(ذکری فرقہ کی تاریخ ص 72 مصنف عبد الغنی بلوچ ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

یہ ذکری مہدی کی شریعت سازی نہیں تو اور کیا ہے؟ لیبل تو اس پر مہدی کا لگایا لیکن مانا اس کو مستقل صاحب شریعت نبی مسلمانوں کے لیے چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات حرف آخر ہے اس لیے ان کے ہاں زکوٰۃ کی بھی وہی تفصیل ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیان فرمائی ہے لیکن ذکری حضرات اپنے مہدی ملا محمد کو بھی نبی مانتے ہیں اس لیے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو انہوں نے ٹھکرادیا اور اپنے مہدی کی بات کو لے کر ہر شخص پر دس فیصد ٹیکس لاگو کر دیا اور اس کے ٹیکس ہونے کا اقرار خود ذکری رہنما عبدالغنی بلوچ نے بھی کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

ذکریت کا ایک بنیادی اصول عشر ہے یعنی مال کا دسواں حصہ اللہ کی راہ پر خرچ کرنا واجب ہے تمام مکاتب فکر اس کی فرضیت پر متفق ہیں لیکن دوسروں کے ہاں ڈھائی فیصد زکوٰۃ اور دس فیصد عشر مقرر ہے جب کہ ذکری فرقہ کے ہاں صرف اور صرف ایک ہی ٹیکس ہے اور وہ ہے عشر یعنی مال کا دسواں حصہ، دوسرے مکاتب فکر میں عشر نکالنا فرض ہے، جو زمین سے حاصل ہوتا ہے جب کہ ذکری عقائد میں ہر قسم کا مال، تجارت، زراعت، صنعت، یا ہر قسم کی آمدنی سے حاصل ہوں دس فیصد عشر دیناواجب ہے۔(ذکری فرقہ کی تاریخ ص71)

حالانکہ مسلمانوں کے ہاں زکوٰۃ ایک عبادت ہے ٹیکس نہیں ہے، پھر ذکری حضرات کے ہاں اس ٹیکس کے لاگو ہونے کے لیے کوئی نصاب بھی شرط نہیں ہے بلکہ ان کے ہاں تھوڑی سی آمدنی پر بھی غریب کا خون چوسنے کے لیے دس فیصد ٹیکس مقرر کیا گیا ہے جیسا کہ خود ذکری رہنما عبدالغنی بلوچ نے لکھا ہے۔

ذکری فرقہ میں زکوۃ سے کوئی بری الذمہ نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ کوئی شخص اگر اس نے پانچ سو روپیہ یا کچھ زیورات اپنے کفن دفن کے لیے رکھے ہوئے ہوں ان پر بھی زکوۃ کی ادائیگی فرض ہے اس کی مزید تشریح ہم اس طرح کریں گے کہ دوسرے فرقوں کے ہاں بچت کیے ہوئے مال میں سے اڈھائی فیصد زکوۃ دینا فرض ہے جب کہ ذکری مسلک مین آمدنی پر زکوۃ یا عشر فرض ہے اور وہ بھی اڈھائی فیصد کے بجائے دسواں حصہ ہے۔(ذکری فرقہ کی تاریخ ص72)

عبدالغنی بلوچ کا یہ کہنا کہ ذکری فرقہ میں زکوۃ سے کوئی بھی بری الذمہ نہیں ہوسکتا صراحتا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان سے فرمایا۔

فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة توخذ من اغنيائهم فترد على فقرائهم

(متفق علیہ، بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب الزکوۃ الفصل الاول ص155)

ترجمہ: ان کو بتلا کہ اللہ تعالی نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو کہ دولت مندوں سے لی جائے گی اور غرباء پر تقسیم کی جائے گی۔

اور کسی شخص کے مال دار ہونے کا تعین مال کے نصاب کے سوا ممکن نہیں ہے اور نصاب کی تفصیل وہی ہے جو کہ سابقہ احادیث میں گذر چکی ہے ورنہ کچھ نہ کچھ مال تو تقریبا ہر ایک کے پاس ہوتا ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس نصاب سے کم گایوں کو لایا گیا یعنی گایوں کی اتنی تعداد لائی جن میں زکوۃ واجب نہ تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا لم يامرني فيه النبي صلى الله عليه وسلم بشئ.

(رواہ الدارقطنی بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب الزکوۃ فصل سوم ص160)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنی تعداد میں زکوٰۃ لینے کا حکم نہیں دیا۔

اس حدیث سے بھی یہی بات معلوم ہوئی کہ نصاب سے کم مال میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

پھر ذکریوں کو حنفی ہونے کا بھی دعوی ہے جیسا کہ عبدالغنی بلوچ نے لکھا ہے کہ ہم عام زندگی میں فقہ حنفیہ پر کاربند ہیں، ذکری فرقہ کی تاریخ ص150 حالانکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں زکوۃ کی فرضیت کے لیے نصاب شرط ہے اور زکوۃ کی تفصیل بھی وہی ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے معلوم نہیں کہ ذکری کس منہ سے اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں حالانکہ ان کے اعمال وعقائد سراسر فقہ حنفی کے خلاف ہیں۔

ذکری راہنما عبدالغنی بلوچ نے اپنے دس فیصد ٹیکس کو ثابت کرنے کے لیے جہاں اور ہاتھ پاوں مارے ہیں وہاں اس کو قرآن سے ثابت

کرنے کی بھی کوشش کی ہے چنانچہ لکھتا ہے:

ذکریوں کی رائے یہ ہے کہ قرآن کریم چونکہ ایک پر حکمت کتاب ہے اس میں ہر بات نہایت واضح اور غیر مبہم طور پر کی گئی ہے جو عشر یعنی مال کا دسواں حصہ ہے جیسا کہ سورۃ انعام میں ارشاد خداوندی ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے اس کا دس گنا ہے۔

(ذکری فرقہ کی تاریخ ص71 و72)

عبدالغنی بلوچ تو اپنے انجام کو پہنچ گیا میں اس کے ہمنواوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ آیت یہ مسئلہ بتانے کے لیے اتری ہے کہ ہر آمدنی پر دس فیصد ٹیکس ہے؟ یہ اللہ تعالی کے مقدس کلام میں تحریف نہیں تو پھر اور کیا ہے کیا آج تک کسی معتبر مفسر نے اس آیت کا یہ معنی بیان کیا ہے؟ یہاں تو صرف اتنی بات کا پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ مین ایک روپیہ خرچ کرے گا اللہ تعالی اس کا دس گنا عطا فرمائیں گے۔

حالانکہ یہی شخص اس سے پچھلے صفحہ میں یہ لکھ چکا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مال کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن مقدار کا تعین نہیں کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

قرآن پاک میں اشیاء مکسوبہ اور اشیاء مزروعہ انفقوا من طيبات ما كسبتم (وہ اشیاء جو تجارت اور دیگر طریقوں سے حاصل ہوتی ہیں) اوراخرجنا لكم من الارض (وہ اشیاء جو زمین سے حاصل ہوتی ہیں) کے صرف خرچ کرنے کے بارے میں حکم دیا گیا ہے مقدار کا تعین نہیں کیا گیا۔(ذکری فرقہ کی تاریخ ص70)

جب قرآن میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی مقدار کا تعین نہیں فرمایا ہے تو من جاء بالحسنة فله عشر امثالها سے اپنے دس فیصد ٹیکس کو ثابت کرنے کا کیا مقصد؟ کسی نے سچ کہا: دروغ گو حافظہ نباشد۔

پھر اسی عبدالغنی بلوچ کا یہ بھی دعوی ہے کہ ہم دوسروں سے زیادہ مال خرچ کرتے ہیں جیسا کہ اس نے لکھا ہے:

دوسرے فرقوں کے ہاں بچت کیے ہوئے مال میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ دینا فرض بنتا ہے جب کہ ذکری مسلک میں آمدنی پر زکوٰۃ یا عشر فرض ہے اور وہ بھی ڈھائی فیصد کی بجائے دس فیصد جو کہیں زیادہ ہے دراصل امام مہدی کی تعلیمات کی روشنی میں مال و دولت جمع کرنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔(ذکری فرقہ کی تاریخ ص72)

اس پر اترانے کی ضرورت نہیں بلکہ توبہ استغفار کی ضرورت ہے اللہ تعالی کسی چیز کی زیادتی کو نہیں دیکھتا بلکہ اللہ تعالی تو نیت اور اخلاص کو دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ یہ چیز کس جذبہ کے پیش نظر دی گئی ہے اس ٹیکس کو ادا کرتے وقت ذکری حضرات کے پیش نظر اپنے مہدی کے حکم کو پورا کرنا ہوتا ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پورا کرنا نہیں ہوتا اگر ان کا مقصد اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانتے اور اتنی زکوٰۃ دیتے کہ جتنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جب انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹھکرا کر اپنے مہدی کی بات کو مانا تو ان کو ثواب کی بجائے گناہ ہوگا کیونکہ زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور عبادت میں اپنی طرف سے کمی و زیادتی اور اس کی کیفیت میں تبدیلی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹھکرانا ہے لہذا ذکری رہنماوں کو چاہیے کہ وہ شریعت کی مقرر کردہ مقدار سے زیادہ وصول کرکے عوام کا خون چوسنے سے باز آئیں ورنہ وہ زکوٰۃ کے منکر قرار پائیں گے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب زکوٰۃ زیادہ وصول کرنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا:

المعتدي في الصدقة كمانعها

(رواہ ابوداود والترمذی بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ فصل دوم ص159)

ترجمہ: زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اس شخص کی مانند ہیں جو زکوٰۃ سے انکار کرنے والا ہے۔

جب ذکری حضرات زیادہ مال خرچ کرنے کے باوجود اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق زکوٰۃ کے منکر ٹھہرے اور زکوٰۃ کا منکر دائرہ اسلام سے خارج اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

اب ذکری حضرات کی مرضی ہے اپنے مصنوعی نبی ملا محمد کی بات کو مان کر دس فیصد ٹیکس ادا کرکے جہنم کا ایندھن بنیں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرکے جنت کے مستحق بنیں۔

ذکری مذہب اور حج بیت اللہ

حج بیت اللہ بھی اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور صاحب استطاعت پر فرض ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس کی فرضیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین۔(سورہ آل عمران آیت 97)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو کہ اس تک چل سکنے کی قدرت رکھتا ہو اور جو نہ مانے تو اللہ پرواہ نہیں رکھتا جہان کے لوگوں کی۔

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ، (دین اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور دین پسند کرے گا اس سے قبول نہ کیا جائے گا) تو یہودی کہنے لگے ہم بھی مسلمان ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مسلمانوں پر تو حج فرض ہے تم بھی حج کرو تو وہ صاف انکار کر بیٹھے جس پر یہ آیت اتری کہ اس کا منکر کافر اور اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔(تفسیر ابن کثیر ج1ص444)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج نہ کرنے والے کے متعلق فرماتے ہیں:

ماھم بمسلمین ماھم بمسلمین وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں، وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔(تفسیر ابن کثیر ج1ص444)

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

ایسے شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔(تفسیر قرطبی ج4ص99)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل اول ص220)

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاھرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یھودیا وان شاء نصرانیا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو نہ روک رکھا ہو ظاہری حاجت نے یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے اور وہ مر گیا اسی حالت میں کہ اس نے حج نہ کیا ہو پس اس کو اختیار ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

(رواہ الدارمی، مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل سوم ص222)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تارک حج کو یہود ونصاریٰ کے ساتھ اور تارک نماز کو مشرک کے ساتھ اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ یہود ونصاریٰ نماز پڑھتے تھے لیکن حج نہیں کرتے تھے اور مشرکین عرب حج کرتے تھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔(حجۃ اللہ البالغہ ج2ص185)

صاحب منح الجلیل نے بھی حج کے معروف طریقہ کے منکر کو کافر لکھا ہے۔ (منح الجلیل شرح مختصر الخلیل ج9ص210)

دوسری طرف ذکری حضرات ہیں کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ حج بیت اللہ کا انکار کیا بلکہ اس کے ساتھ اپنے پیشوا ملا محمد اٹکی کے فرار کے بعد اس مقام کو جہاں ملا محمد اٹکی نے قیام کیا تھا مقام حج قرار دیا۔

ذکری حج کے مقدس مقامات

جناب محمد سلیم بلوچ صاحب ذکریوں کے حج کے مقدس مقامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کوہ مراد: یہ ایک پہاڑی ہے جو تربت (مکران) کے جنوب ایک میل کے فاصلے پر ہے یہ ایک جلی بھنی اور بے رونق پندرہ بیس فٹ لمبی پہاڑی ہے پسنی اور گوادر جاتے ہوئے یہ لب سڑک واقع ہے، از روئے ذکری اعتقادات یہاں مہدی نے قیام کیا ہے، اور یہ مہدی کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے اس بنا پر اس کو خانہ کعبہ بیت اللہ شریف کا قائم مقام تصور کرتے ہیں، دراصل یہ پہاڑی ذکری عقیدہ کے مطابق مقام محمود ہے اسی بنا پر وہ اس کی زیارت اور طواف کرتے ہیں۔ (وادی مکران کا مصنوعی حج ص10)

چنانچہ ذکری رہنما جی ایس بجارانی لکھتا ہے:

ذکری مکتبہ فکر مقام محمود کی زیارت کو باعث ثواب و نجات آخرت تصور کرتی ہے ان کے عقیدہ کے مطابق سیدنا امام سراج الدین قدس اللہ سرہ کے ارشادت کے مطابق وہی روح فاک جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار آیا ہے، ہر سال شب قدر کو فرشتوں کے ساتھ نزول فرماتے ہیں چنانچہ اسی روح نورانی کی زیارت کی غرض سے ہر سال رمضان شریف کی 27ویں شب کو جمع ہو کر زیارت کرتے ہیں۔(نور تجلی ص48)

جی ایس بجارانی اسی کتاب میں زیارت کوہ مراد کا عنوان قائم کر کے لکھتا ہے:

یہ مقدس جگہ مقام محمود ہے اس لیے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقام محمود کی زیارت کرنا فرض ہے اور لازمی ہے کیونکہ مقام محمود شفاعت کبری کی جگہ ہے چند علمایان دین کا خیال ہے کہ مقام محمود چوتھے آسمان پے یہ مقام جب کہ شفاعت کبری کی جگہ ہے بھلا کوئی یہ بتائے کہ چوتھے آسمان پر کون سا انسان جاسکتا ہے اس لیے ہمارے عقائد کی رو سے مقام محمود یہی ہے۔(نور تجلی ص41)

جی ایس بجارانی کوہ مراد کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

عام لوگ کوہ مراد پکارتے ہیں حالانکہ لفظ کوہ مراد نہیں بلکہ کوئے مراد ہے جس کے معنی ہیں مرادوں کی گلی یا بازار یعنی جو بھی شخص اس بازار آئے جو کہ مرادوں کا بازار ہے یقیناً اسے مراد خریدنا پڑیں گی یا مرادیں مانگنا پڑیں گی۔(نور تجلی ص41)

جناب محمد سلیم بلوچ صاحب ذکریوں کے حج کے مقامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قدیم ایام میں دس ذی الحجہ کو گل ڈن میں عرفات مناتے تھے اور اس جگہ کو منی تصور کرتے ہوئے بے دریغ قربانی کرتے تھے قیام پاکستان تک یہی کیفیت رہی البتہ قیام پاکستان کے بعد 27 رمضان المبارک کی زیارت شامل ہوگئی اور کوہ مراد زیارت مشہور ہونے لگی، شاید غیر مسلم قرار پانے سے بچنے کا حیلہ تلاش کرنا تھا۔

کوہ مراد میں حج کی ادائیگی کا طریقہ

سب سے پہلے پہاڑی کے دامن میں قطار باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں پھر پیشواوں کی سرکردگی میں طواف شروع ہوتا ہے، طواف کے تین چکر ہوتے ہیں اور ان الفاظ سے طواف شروع کر دیا جاتا ہے:

صدق بندان ار دگرداں پیررا

یعنی میں اس بزرگ پیر کا (جو اس پہاڑی میں ہے) سچے دل سے طواف کرتا ہوں اسے نیت کا نام دیں یا تلبیہ کہدیں بہرحال یہیں سے طواف شروع ہو جاتا ہے اور شیطانی بندہ شیطانی اکمنہ کے گرد لٹو ہو جاتا ہے عورت اور مرد مجموعی طور پر تین مرتبہ طواف کرتے ہیں اور اجتماعی طور

لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس طریقہ پر کہ ایک طرف کے افراد جب ذکر کرتے ہیں تو دوسری طرف کے خاموشی سے سنتے ہیں، اس طرح یکے بعد دیگرے ذکر ہوتا ہے اور پھر سجدے میں گرتے ہیں جو قریب قریب پندرہ منٹ کا ہوتا ہے سجدے سے سر اٹھا کر سب بیٹھ جاتے ہیں یہ یاد رہے کہ ان کے سجدے میں قبلہ رخ ہونے کی قید نہیں اب سلام پھیرنے کا عجیب طریقہ ہے پہلے ایک آدمی بایاں الفاظ سلام پھیرتا ہے السلام علیکم اس کے بعد اس کے دائیں جانب بیٹھا ہوا جواب وعلیکم السلام کہتا ہے اس طرح یہ سلسلہ قطار کے آخر تک پہنچتا ہے۔

منٰی: دسویں ذی الحجہ کو اس مقام پر آکر کثرت سے قربانی کرتے ہیں بقول ان کے منی کا پورا حق ادا ہوتا ہے۔

حرم: کوہ مراد کے محیط ایک طویل فصیل ہے اسے حدود حرم تصور کرتے ہیں جو تا پہن کر جانے کو بے ادبی تصور کرتے ہیں۔

(وادی مکران کا مصنوعی حج ص12،11،10)

اس مقصد کے لیے انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ اس جگہ آنے والے حضرات اپنے جوتے ایک جگہ جمع کروائیں اور ان کی فیس ادا کریں تا کہ اس سے آمدنی حاصل ہو چنانچہ سالانہ سوینیئر میں لکھا ہے:

زیارت، ذکر اور چوگان کے لیے آنے والوں کے لیے چپل اور جوتے رکھنے کی جگہ کا انتظام ہونا چاہیے اور اس مد میں فیس بھی وصول کرنی چاہیے جس سے زیارت کمیٹی کو اچھی خاصی آمدنی ہو گی۔ (سوینیئر 2003ء ص15،ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

ذکر خانہ طوبیٰ:

آج کل اسی حرم سے متصل ایک ذکر خانہ ہے جس کا نام ذکر خانہ طوبیٰ ہے سالانہ سوینیئر 2003ء کے فرنٹ پیج پر اس کی تصویر بھی دی گئی ہے، یہیں سے ذکریوں کی گندی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک مقام کا نام مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے نام پر تجویز کیا گیا ہے۔

مہر:

کوہ مراد کی چوٹی کے مغربی کنارے پر ایک گڑھا ہے اس کو مہر کہتے ہیں اس کے مغربی جانب ایک بڑا پتھر ہے جس پر کلمہ شہادت اور ذکریوں کا کلمہ لکھا ہوا ہے یعنی لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ لکھا ہے ذکری اس کا طواف کرتے ہیں، اس پر موسم حج میں ایک ذکر اور سجدہ بھی کرتے ہیں۔

آب کوثر:

مہر کے مغربی جانب جو لکھا ہوا پتھر ہے اس سے متصل ایک چھوٹا سا گڑھا ہے جس میں بارش کا پانی جمع رہتا ہے اس کے پاس ہی ایک سیپی رکھی ہوتی ہر حاجی ایک سیپی پانی یہاں سے پی سکتا ہے ذکریوں کے نظریے کے مطابق یہ سیپی حوض کوثر کا پیمانہ ہے۔

متبرک پانی:

کوہ مراد کے جنوب میں ایک گڑھا ہے جس میں پانی بھرا رہتا ہے جس کا نام گجے آب یعنی جھاگ کا پانی ہے اس پانی کو بھی متبرک سمجھ کر پیا جاتا ہے۔

آب زم زم:

تربت کی ایک کاریز ہے جو بازار کے اندر شرقاً وغرباً جاتی ہے جسے کاریز ازئی یا بزئی کہا جاتا ہے اس کے پانی کو بھی متبرک سمجھا جاتا تھا اور اسے آپ زمز تصور کیا جاتا تھا اور اس کے پانی کو ذکری شیشیوں میں بھر لے جایا کرتے تھے لیکن اب یہ کاریز خشک ہو گئی ہے اب وہاں بیت الخلاء کے طور پر اس جگہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔

گل ڈن:

یہ ایک میدان ہے جو تربت کے جنوب میں ہے قدیم ایام میں 9ذی الحجہ کو اس جگہ میں عرفات مناتے تھے۔

کوہ امام:

(غار حرا) یہ کوہ مراد کے مغربی جانب ایک پہاڑی ہے جو چار دیواری کے اندر ہے اس میں ایک غار ہے ان کے عقیدہ کے مطابق ان کے مہدی نے اسی میں چلہ کشی کی ہے ذکری اسے غار حرا کا متبادل مانتے ہیں، موسم حج میں یہاں بھی ایک مجلس ذکر منعقد کی جاتی ہے۔

پل صراط:

ایک چٹان پر باؤنڈری بنی ہوئی ہے مشہور یہ ہے کہ جو شخص اس چٹان پر چڑھ کر اس باؤنڈری تک پہنچے تو اس نے پل صراط عبور کر لیا۔
مندرجہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکریوں کے ہاں حج بیت اللہ کی فرضیت منسوخ ہے اور اس کا قائم مقام اگرچہ ذکر اللہ ہے تاہم وہ اس کے بدلے 27رمضان المبارک اور 9ذی الحجہ کو ہر سال کوہ مراد (تربت) میں جا کر حج کرتے ہیں۔ پاکستان میں جب قادیانیوں کو سرکاری سطح پر کافر قرار دلوانے کے لیے علماء نے کوششیں شروع کیں تو ذکری حلقوں میں بھی افراتفری پھیل گئی کہ کہیں قادیانیوں کے بعد ہمارا نمبر نہ آجائے ذکریوں کے رہنماؤں نے یہ جھوٹ بولنا شروع کر دیا کہ ہم حج بیت اللہ کو منسوخ نہیں سمجھتے بلکہ اس کی فرضیت کے ہم قائل ہیں، اور اس کے تقدس کو مانتے ہیں حالانکہ ان کی عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف رخ نہیں کرتے اور نہ ہی اسے قبلہ تصور کرتے ہیں، اگر یہ لوگ بیت اللہ کے تقدس کے قائل ہوتے تو اس کو بیت اللہ تصور کرتے اور عبادت کے وقت اس کی طرف رخ کرتے پھر جو آدمی بیت اللہ کے تقدس کا قائل ہے وہ زبان اور تحریر میں بھی اس کے مقدس ہونے کا اظہار کرتا ہے اور بیت اللہ کو سب سے مقدس مقام جانتا ہے لیکن ذکری حضرات کی زبانیں اور تحریرات اس بات کی گواہ ہیں کہ وہ کوہ مراد کو سب سے مقدس مقام جانتے ہیں

چنانچہ ذکری رہنما سید امام بخش چیئرمین زیارت کمیٹی زیارت شریف تربت لکھتا ہے:

یہ ہمارا سب سے مقدس مقام ہے۔ (رہنما برائے زائرین ص1، شائع کردہ زیارت کمیٹی زیارت شریف تربت)

یہی سید امام بخش ذکری لکھتا ہے دوسرے حج کے لیے آنے والے ذکریوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے:

اس مقام مقدس کا تقدس اور احترام ہم سب پر لازم اور واجب ہے آپ خود اور اپنے حلقہ احباب کو اس کی تلقین کریں اور پابندی کرائیں۔ (رہنما برائے زائرین ص1)

مزید لکھتا ہے:

زیارت کی حدود میں منشیات کا استعمال اور خرید و فروخت سخت ممنوع ہے کیونکہ یہ ہم سب کا مقدس مذہبی مقام ہے اس کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ (رہنما برائے زائرین ص5)

جو ذکری اس کو مقدس مقام خیال نہیں کرتے آل ذکری انجمن کے ارکان ان کو اس کے تقدس خیال رکھنے پر تنبیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اکثر زائرین کو اس سرزمین کی تقدس کا کوئی علم نہیں ہے لہذا وہ اس موقع کو کسی درگاہ کا عرس تصور کرتے ہیں۔

(سالانہ سوینیئر 2003ء ص15، ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

مزید لکھتے ہیں:

زیارت شریف کی مقدس سرزمین پر پان سگریٹ، حقہ اور ہر قسم کی منشیات کے استعمال پر سختی سے پابندی عائد ہونی چاہیے اور خلاف ورزی کرنے والے پر جرمانہ عائد کیا جانا چاہیے۔ (سوینیئر 2003ء ص16)

اس کے برخلاف ذکریوں سے کبھی نہیں سنا گیا کہ انہوں نے بیت اللہ کو اتنی اہمیت دی ہو کہ جتنی اہمیت وہ کوہ مراد کو دیتے ہیں، اور نہ

ہی ان کی تحریرات سے حرمین شریفین کے تقدس پر روشنی پڑتی ہے بلکہ ان کا سارا زور کوہ مراد کی سرزمین کو مقدس منوانے پر خرچ ہو رہا ہے۔ شریعت محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور حج بیت اللہ کی فرضیت کے منسوخ سمجھنے پر بڑی دلیل یہ ہے کہ ذکری حضرات کوہ مراد کی زیارت فرض سمجھتے ہیں، چنانچہ میر فاروق حاصل خان ذکری کوہ مراد کی زیارت مذہبی فریضہ ٹھہراتے ہوئے لکھتا ہے:

رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ ہر سال مذہبی فریضے کی ادائیگی کے لیے کوہ مراد آتے ہیں۔ (سوینیئر 2003ص2)

مشہور ذکری پیشواء عبد الغنی بلوچ سرپرست آل ذکری انجمن کراچی ذکریوں کی مظلومیت کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ان کو اپنے اسلامی مذہبی رسوم ادا کرنے، ذکر اللہ و چوگان غرض تمام مذہبی فریضہ بشمولیت زیارت کوہ مراد ادا کرنے کی ممانعت تھی۔
(ذکری فرقہ کی تاریخ ص96، ناشر آل ذکری انجمن کراچی)

معلوم ہوا کہ ذکریوں کے ہاں کوہ مراد پر جانا فرض ہے اور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دین مکمل فرما دیا تھا پھر دین کے مکمل ہونے کے بعد کوہ مراد کی زیارت فرض کیسے ہو گئی؟ مخصوص ذکر چوگان اور زیارت کوہ مراد کو وہی شخص فرض سمجھ سکتا ہے گو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملا محمد کو نبی مانتا ہے کیونکہ مخصوص ذکر چوگان اور زیارت کوہ مراد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض قرار نہیں دیا بلکہ ان چیزوں کی فرضیت ملا محمد اٹکی نے بیان کی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ذکری ملا محمد کو نبی مانتے ہیں پھر کوہ مراد کی زیارت کی اہمیت ذکریوں کے دلوں میں ان کے ملائیوں نے اس قدر بڑھا دی ہے کہ اگر وہ گاڑیوں کا کرایہ برداشت نہیں کر سکتے اور وہاں جانے کے لیے ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے تو وہ دور دراز کا سفر پیدل کر کے یا سائکلوں پر طے کر کے بلوچستان پہنچتے ہیں۔

چنانچہ ذکر میگزین کراچی کے ایک زیارت سائکلسٹ گروپ کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

ان لوگوں کی عقیدت و شوق سے یہ گروپ قائم ہوا 1992ء کو بذریعہ سائکل زیارت شریف کی زیارت کے لیے حاجی پیر کو ہی گوٹھ ملیر سے جناب محمد رمضان ولد ابراہیم اور محمد صادق کولوائی روانہ ہوئے، آج بھی ہماری کمیونٹی میں پختہ عقیدہ رکھنے والے بلند پایہ عزم نوجوان موجود ہیں۔

آج سے دس سال قبل ہمارے ملیر حاجی پیر کو ہی گوٹھ یونٹ کے نوجوانوں نے سائکلسٹ گروپ کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی اور 1992ء سے لے کر آج تک ہر سال یہ عقیدت مندوں کا قافلہ زیارت شریف کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضری دیتے ہیں، جن میں محمد رمضان ولد ابراہیم، محمد صادق کولوائی، مصطفیٰ ولد غلام قادر، محمد سلیم ولد قادر بخش اور محمد طلاء جمالی اس کارواں کے بانی ممبر تھے اس قافلے کا سالار کوچ محمد رمضان ولد ابراہیم صاحب ہیں اور آہستہ آہستہ اس گروپ کے ارکان میں اضافہ ہوتا گیا اور آج اس گروپ کے گیارہ ممبران ہیں، ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ وہ اپنے دور میں پیدل اور اونٹوں پر زیارت شریف جاتے تھے پھر آج ہم نوجوان اس روایت کو کیوں قائم نہیں رکھ سکتے اس لیے ہم نوجوانوں کے ہم خیال گروپ نے اس کی بنیاد رکھی یوں تو ہم نے نورانی پیر بنبول سخی داتار، عبد اللہ شاہ اصحابی، سسیٔ پنوں، حسن پیر راہی ڈن، کنڈولی وغیرہ میں بھی بذریعہ سائیکل سفر کیا ان میں سے کوچ محمد رمضان نے اب تک چھ مرتبہ زیارت شریف جانے کا شرف حاصل کیا محمد صادق کولوائی ولد گمانی نے اب تک پانچ مرتبہ زیارت شریف جانے کا شرف حاصل کیا او اس کارواں کے دیگر ممبران میں غام مصطفیٰ ولد غلام قادر، طلاء جمالی محمد سلیم راہی اور محمد ناصر علی سربازی نے بالترتیب دو دو مرتبہ زیارت شریف کا شرف حاصل کیا محمد طارق بلوچ محمد ارشد لاہوتی محمد صادق مشکے والا خیر محمد، اور عبد الوحید بالترتیب ایک ایک بار اس کارواں میں شامل ہوئے۔ (سوینیئر 2002ء ص71و72)

اسی میگزین میں کراچی سے بلوچستان پیدل چل کر جانے والے ایک قافلہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتا ہے:

بلوچ محلہ کلری یونٹ کے 7 نوجوان نے یہ ارادہ کیا اس سال یعنی 11 نومبر 2001 کو پیدل مارچ کے ذریعے زیارت شریف کا شرف

حاصل کریں گے یہ ان نوجوانوں کا کارنامہ ہے کہ وہ اپنے ارادے سے پیچھے نہیں ہٹے اور انہوں نے اپنا مقصد حاصل کرلیا یہ نوجوان جب اپنے علاقے بلوچ محلہ کلری سے روانہ ہوئے تو علاقے کے لوگوں نے انہیں باعزت طریقے سے رخصت کیا یوں یہ قافلہ 19 دن کے اندر اپنے منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہوا نوجوانوں کے مطابق جب وہ زیارت شریف پہنچے تو وہاں موجود زائرین کی ایک بڑی تعداد نے ان کا پر جوش استقبال کیا اور انہیں مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کی ہمت کی داد دی۔ (سوینیئر 2003ء ص49)

یہ ہے ذکریوں کے حج کی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین